

چشمِ عطا

سفینہ سلیم

جس کو یقیں نہ آئے وہ دیکھے مری طرف
اُس کو خدا ملا ہے جسے مصطفیٰؐ ملے

یقین کی یہ کیفیت اور اس کا دعوہ و حوصلہ کی توفیق بھی خال خال بخت آوروں کو نصیب ہوتی ہے، یہ ایسی عطا ہے جو خاص "چشمِ عطا" کے بغیر ممکن نہیں۔ نعتیہ مجموعہ "چشمِ عطا" کیفیات کا مجموعہ ہے، جس سے شاعرہ اپنے احساسات کو نعت کے قرینے میں اک جذب سا لیے آگے بڑھتی ہیں یعنی فکری و فنی حوالے سے کوشش کی کہ احتیاط کا دامن نہ چھوٹنے دیا جائے، یہی اس کی کامیابی ہے اور پھر اپنے قاری کو بھی اس روشنی کے ماحول سے مستفیض کیے رکھتی ہیں۔

اولاد، جسم و جان، بہن بھائی، والدین
جو کچھ بھی ہے جہاں میں ہمارا، نبیؐ کا ہے

شاعرہ سفینہ سلیم میں بات کرنے کا سلیقہ نظر آتا ہے نعتیہ مجموعہ "چشمِ عطا" میں وہ الفاظ کی متانت کا خیال رکھنے کے ساتھ ان کے استعمال کا بخوبی ہنر بھی رکھتی ہیں، کلام کی لطافت اپنی جگہ قائم رہتی ہے اور خیالات کی نزاکت کا احساس بھی رکھے ہوئے ہے۔ اس کے ہاں بات کے اظہار کا ایسا قرینہ ہے جو اپنے اندر رچاؤ کا سما رکھتا ہے۔ رواں بحور کا استعمال کیا جو دل پزیری میں کشاں کشاں ہیں۔ شاعرہ نے نعتیہ مجموعہ "چشمِ عطا" میں ایک خاص پہلو احترام کو ملحوظِ خاطر رکھا، جب کہ اس بات کا شعراء کے ہاں اہتمام کم دیکھنے میں آتا ہے کہ شعری ضرورت اپنی جگہ ویسے بھی خیال نہیں رکھا جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مکرم کو مخاطب کرتے ہوئے خیال رکھا جائے جس وجہ سے نعتیہ شاعری میں کثرت سے تُو، تم، تمہارے" کا انداز اپنایا جاتا ہے، جب کہ سفینہ سلیم نے احیائے ندا میں تقدس کو اہمیت دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باخبر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پروین سجل

چشمِ عطا

سفینہ سلیم

DHANAK MATBUAT



عزیزہ سفینہ نے "چشمِ عطا" کی حالت بیان کرنے سے پہلے قرطاس کو کوثر و تسنیم کی پاکیزگی سے غسل دے کر محبت و عقیدت کے عالم میں نعت کے اشعار کو موتیوں کی طرح پرویا ہے۔ سفینہ کے اشعار عاجزانہ فقیرانہ اور مودبانہ انداز میں قاری کے دل میں حُبِ رسول کی لذّت پیدا کر رہے ہیں۔ ان کی نعوت میں وجد آفرین لمحات عیاں ہیں۔ نعت لکھنا ان کے لیے سرمایۂ حیات ہے جس میں مودت و عظمتِ مصطفیٰ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبھی رنگ اپنے فطری آہنگ میں جھلکتے دکھائی دیتے ہیں۔ میں "چشمِ عطا" کے امکانات اور دُور رس اثرات ثابت ہونے کی قوی امید رکھتا ہوں اور نعت کے مقدس ایوان میں ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے راحت محسوس کر رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ ان کے اشعار ان کے دل میں رچے بسے رہیں، یہ مستقبل میں بھی اس تقدیسی ادب پر کام کرتی نظر آئیں۔

عبدالمجید چٹھہ

نعت گوئی ایسا نازک معاملہ ہے کہ میرے سارے ہنر خمیدہ سر ہو جاتے ہیں۔ بات جب کسی دوسرے سخنور کی ہو تو میرا دل احتیاط، احتیاط پکارنے لگتا ہے۔ یہ خوف دامن گیر ہو جاتا ہے کہ دوسری طرف قبولیت کی نجانے کون سی منزل ہو اور مجھ سے کسرِ شان نہ ہو جائے۔ یہی معاملہ سفینہ سلیم صاحبہ کی نعت گوئی پر بات کرتے ہوئے درپیش ہے۔ ان کی نعت سراسر ان جذبوں کی بارش ہے جو عقیدت کے بادلوں سے برستی ہے اور محبت کے سمندر سے فیض پاتی ہے۔ ان کے لفظ اس وفور میں بھیگے ہوئے ہیں جو دل کی گہرائیوں سے بے اختیار پھوٹتا ہے اور قلم سے ہوتا ہوا سرِ قرطاس پھیل جاتا ہے۔ ان کے مصرعوں میں وہ چاشنی ہے جو صرف عشقِ محمد کی مٹھاس سے کشید ہوتی ہے۔ ان کے اشعار میں وہ بے اختیاری ہے جو صرف قلوبِ الفت شعار کا خاصہ ہے۔ سفینہ جانتی ہیں کہ "دریا مِرے نبی کا، کنارا نبی کا ہے" اسی لیے وہ کسی موجِ تندرو سے خوف نہیں کھاتیں۔ سفینہ کی زندگی جرأت و ہمت کا استعارہ ہے۔ یہ جرأت انھیں اپنے دل کی انھی وابستگیوں کے طفیل عطا ہوئی ہے جو خدائے واحد اور اس کے پیارے نبی کی ذات سے سفینہ کو محسوس ہوتی ہیں۔ یہ ہمت اسی نسبت کے طفیل ہے جو ہر سچے مسلمان کی طرح سفینہ کی روحانی قوت کا منبع ہے۔ سفینہ کو اس وابستگی اور اس نسبت پر کامل یقین ہے۔ اسی یقین کی پختگی سے ایسے اشعار ودیعت ہوتے ہیں۔

حمیدہ شاہین

DHANAK MATBUAT

دھنک مطبوعات

dhanakmatbuat.ua786@gmail.com
+92 300-8873052 / # +92 332-0045336

کیسویں صدی میں نعت نگاری کی روایت نے لگ بھگ دو عشروں کی مسافت طے کر لی ہے۔ محترمہ سفینہ سلیم کا نعتیہ مجموعہ "چشم عطا" اس روایت کا تازہ پڑاؤ ہے۔ یہ مجموعہ نعت نگاری کے فروغ کی پاکیزہ کاوش بھی ہے اور صنف نعت کی تعریف بھی۔ محترمہ سفینہ سلیم ثنائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار شاعرہ ہیں۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تخلیق کردہ کیف و وجد کا عالم "چشم عطا" کی خاص الخاص انفرادیت ہے اور اسی انفرادیت کی عطا ہے کہ محترمہ سفینہ سلیم کا نعتیہ مجموعہ فروغ نعت نگاری کا وسیلہ بنا ہے۔ یہ نعوت قاری کے قلب و نظر کو سرمستی اور باطنی کیف سے آشنا کرتی ہیں۔ "چشم عطا" کی لفظیات لہجہ، قافیہ اور ردیف سے وجد آفریں شعری فضا تخلیق ہوتی ہے۔ اس مجموعے میں ایقان و ایمان کے بولتے رنگ تقاضائے ایمان کی تکمیل کی صورت گری ہیں۔ "چشم عطا" کے مضامین عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طلب اور تڑپ کے عکاس ہیں۔ ذکر مدینہ منورہ ہو یا درود شریف، دربار رسالت مآب میں حاضری کی التجا ہو یا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت کا بیان ہو یہ مجموعہ روحانی سفر کا شعری اظہار ہے۔ محترمہ سفینہ سلیم قرینہء نعت سے آشنا نعت گو ہیں۔ "چشم عطا" میں آداب نعت اور شعری اظہار کی تہذیب قابل رشک ہے۔ چونکہ وہ نعت نگاری کی حدود و قیود سے باخبر ہیں۔ اس لیے اس مجموعے کی لفظیات اور لسانی پیراہن عاجزی اور خاکساری کے غلاف میں لپٹے ہوئے ہیں۔ بطورِ قاری دوران قرات مجھے بارہا یہ سرور ملا کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات ان کی نعت نگاری کے محرکات ہیں۔ دعا ہے کہ محترمہ سفینہ سلیم کی نعت نگاری کا سفر جاری رہے اور یہ قیمتی اثاثہ ان کے لیے توشۂ آخرت ثابت ہو۔ آمین

ڈاکٹر اسحاق وردگ

ایسوسی ایٹ پروفیسر
شعبہء اردو، گورنمنٹ سپیریئر سائنس
کالج پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چشمِ عطا

چشمِ عطا

نعتیہ مجموعہ

سفینہ سلیم

....

دھنک مطبوعات

اہتمامِ اشاعت

زاہد محمود زاہد
حمدان خالد

ضابطہ

کتاب	چشمِ عطا
شاعرہ	سفینہ سلیم
سرورق	حمدان خالد
کمپوزنگ	شہزاد
اشاعت	2025ء
مطبع	دھنک پرنٹنگ ایجنسی
قیمت	روپے
بیرونِ ملک	ڈالر

اپنی کتاب کی بہترین اشاعت کے لیے رابطہ کریں

دھنک مطبوعات
بھاٹی چوک، اُردو بازار، لاہور

اِنتساب

محبوبِ من، ھادئ سُبل، ختم الرسُل، بابائے بتول، نانائے حسنینؑ، امامُ الانبیاء، یتیموں کے آسرا، حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کہ جو فخرِ موجودات وجہِ وجودِ کائنات ہیں جن کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ کروڑ ہا کروڑ درود ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ پر

حُسنِ ترتیب

نعتیہ مجموعہ چشمِ عطا کی شعری جمالیات

عبدالمجید چٹھہ

سفینہ سلیم صاحبہ کی شعروادب سے وابستگی عشروں پر پھیلی ہے ان کو سب سے پہلے میں نے ادب سرائے کی شعری نشست میں سُنا اور طویل عرصے تک ان کی شعر گوئی سے مُستفید ہوتے رہے۔

نعتِ رسولِ اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کئی کتابیں تصنیف ہو چکی ہیں عصرِ حاضر میں بُشریٰ فرخ زیب النساء زیبی، نورین طلعت عروبہ، سبین یونس اور محترمہ حجاب عباسی سمیت متعدد شاعرات نے نعتیں کہی ہیں اور ان کے نعتیہ مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں جن میں سفینہ سلیم کا اضافہ خوشی کا باعث ہے۔

نعتیہ انجمنوں بزموں اور مجلسوں کی تقریبات میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے ان حالات میں سفینہ نے اپنا جداگانہ تشخص برقرار رکھا ہے جسے وہ غزل میں پیش کر چکی ہیں۔ ان کی نعتوں میں ان کی تازہ بیانی منفرد انداز میں ظاہر ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنی نعتوں میں نسائی لب ولہجہ برقرار رکھا ہے جس میں ذاتِ رسالت مآب صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض و برکات کا ذکر کیا ہے۔ سفینہ کی عمر شعر و سخن کے گلشنِ بے خار میں گزر رہی ہے ان کی تربیت نالہ وغم کو سینے میں تھامنے اور اس کی پختگی کا انتظا کرنے کی روش ان کے ذوق کا شیوہ رہا ہے اس لیے چشمِ عطا ان کی زندگی بھر کی تخلیقی ہُنر مندی کا اظہار ہے۔

اُردو نعت کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ عقیدتِ رسول اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت بڑا اظہار غزل کی ہئیت میں ہُوا ہے عزیزہ سفینہ نے چشمِ عطا کی حالت بیان کرنے سے پہلے قرطاس کو کوثر و تسنیم کی پاکیزگی سے غسل دے کع محبت وعقیدت کے عالم میں نعت کے اشعار کو موتیوں کی طرح پرو دیا ہے اس وقت مجھے اپنی ایک پنجابی زبان میں لکھی نعت کا شعر یاد آ رہا ہے۔

گجرے دُروداں دے سلاماں دیاں ڈالیاں
ہتھاں وں چ لے کے آیاں نعتوں دیاں تھالیاں

ایہو مال قیمتی اے دنیا دے مال توں
صدقے میں واری جاواں نبی لجپال توں

اسی طرح سفینہ کے اشعار عاجزانہ فقیرانہ اور موئدبانہ انداز میں قاری کے دل میں حُبِ رسول کی لزت پیدا کرر ہے ہیں۔ان کی نعوت میں وجد آفرین لمحات عیاں ہیں۔نعت لکھنا ان کے لیے سرمایہء حیات ہے جس میں مودت و عظمتِ مصطفیٰ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبھی رنگ اپنے فطری آہنگ میں جھلکتے دکھائی دیتے ہیں۔

میں "چشمِ عطا" کے امکانات اور دُور رس اثرات ثابت ہونے کی قوی امید رکھتا ہوں اور نعت کے مقدس ایوان میں ان کا خیر مقدم کرتے ہوئے راحت محسوس کرر ہا ہوں

میری دعا ہے کہ ان کے اشعار ان کے دل میں رچے بسے رہیں یہ مستقبل میں بھی اس تقدیسی ادب پر کام کرتی نظر آئیں۔

آئے اب ان کی نعوت سے چند اشعار دیکھتے ہیں۔

حوریں میرا ماتھا چومنے لگتی ہیں
جب بھی لکھنے بیٹھوں نعت محمد کی

....

2۔لب جو چاہیں رہیں صدا میٹھے
عشقِ احمد کا جام لازم ہے

....

ان کی رحمت نے تھام تھام لیا
دل غموں سے جہاں بھی گھبرایا

....

ہر موج ان کے فیض سے ساحل میں ڈھل گئی
سیلِ رواں میں میرا سفینہ جب آ گیا

پڑھتی رہی مدینے کو جاتے ہوئے میں نعت
کھلتے رہے گلاب بھی رستے کی دھول میں۔

....

''چشمِ عطا'' یکتا و قادر ذات کی عطا

حمیدہ شاہین

نعت گوئی ایسا نازک معاملہ ہے کہ میرے سارے ہنر خمیدہ سر ہو جاتے ہیں۔ بات جب کسی دوسرے سخنور کی ہو تو میرا دل احتیاط، احتیاط پکارنے لگتا ہے۔ یہ خوف دامن گیر ہو جاتا ہے کہ دوسری طرف قبولیت کی نجانے کون سی منزل ہو اور مجھ سے کسرِ شان نہ ہو جائے۔ یہی معاملہ سفینہ سلیم صاحبہ کی نعت گوئی پر بات کرتے ہوئے درپیش ہے۔ ان کی نعت سراسر ان جذبوں کی بارش ہے جو عقیدت کے بادلوں سے برستی ہے اور محبت کے سمندر سے فیض پاتی ہے۔ ان کے لفظ اس وفور میں بھیگے ہوئے ہیں جو دل کی گہرائیوں سے بے اختیار پھوٹتا ہے اور قلم سے ہوتا ہوا سرِ قرطاس پھیل جاتا ہے۔ ان کے مصرعوں میں وہ چاشنی ہے جو صرف عشقِ محمد کی مٹھاس سے کشید ہوتی ہے۔ ان کے اشعار میں وہ بے اختیاری ہے جو صرف قلوبِ الفت شعار کا خاصہ ہے۔ اس کتاب کا نام ''چشمِ عطا'' ہے اور یہ کتاب اسی یکتا و قادر ذات کی عطا ہے جس کے لیے سفینہ کہتی ہیں۔

میں تیری حمد سناؤں ، سنوں ،تو چین آئے
میں چاہتی ہوں مجھے اور کچھ سنائی نہ دے

سفینہ جانتی ہیں کہ ''دریا مِرے نبی کا، کنارا نبی کا ہے'' اسی لیے وہ کسی موجِ تندرو سے خوف نہیں کھاتیں۔ سفینہ کی زندگی جرأت و ہمت کا استعارہ ہے۔ یہ جرأت انھیں اپنے دل کی انھی وابستگیوں کے طفیل عطا ہوئی ہے جو خدائے واحد اور اس کے پیارے نبی کی ذات سے سفینہ کو محسوس ہوتی ہیں۔ یہ ہمت اسی نسبت کے طفیل ہے جو ہر سچے مسلمان کی طرح سفینہ کی

روحانی قوت کا منبع ہے۔سفینہ کو اس وابستگی اور اس نسبت پر کامل یقین ہے۔اسی یقین کی پختگی سے ایسے اشعار ودیعت ہوتے ہیں۔

بے شک خدا کے بعد ہے چاہت حضور کی
آئے گی کام حشر میں نسبت حضور کی

اس دل سے بڑھ کے پاک نہیں ہے کوئی بھی دل
جس دل میں بس گئی ہے محبت حضور کی

رحمت کی ہے نوید سفینہ نبی کی ذات
پیغامِ مغفرت ہے نبوت حضور کی

”چشمِ عطا“ کا التفات و کیفیات....اور سفینہ سلیم

پروین سجل لاہور

جس کو یقیں نہ آئے وہ دیکھے مری طرف
اُس کو خدا ملا ہے جسے مصطفیؐ ملے

یقین کی یہ کیفیت اور اس کا دعوہ و حوصلہ کی توفیق بھی خال خال بخت آوروں کو نصیب ہوتی ہے، یہ ایسی عطا ہے جو خاص ”چشمِ عطا“ کے بغیر ممکن نہیں....اس ”چشمِ عطا“ کی خاطر آنکھیں تمام عمر چراغ صورت رہیں، تب بھی رسا ٔ نعلین کی خاکِ بقا مل جائے تو خوش نصیبی سے کم نہیں، پھر یہ خوش نصیبی کے پیچھے بھی تو کئی قران مسافتوں کی صحبتیں شامل ہوں گی، جن میں نیک مزاج، خوش بخت جبینوں کی حاجت روائی کی طلبِ صادق کا رشحہ ٔ فیض کی عنایت ہو گی پھر کہیں ”چشمِ عطا“ کا التفات مقدر کا قطب تارا امثال ہو جائے تو کیا کہنے....مرحبا....۔

بے شک ”چشمِ عطا“ کے طفیل ہی سب زمان و مکاں جیسے کہ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

خیمہ افلاک کا اِستادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی ٔ تپش آمادہ اسی نام سے ہے

”چشمِ عطا“ کا نام جس کی پہلی نعت کے ایک شعر نے کیفیت باندھ دی....بہر کیف سفینہ سلیم کے نعتیہ کلام نے اس کے مزاج کی کئی پرتیں اس ”چشمِ عطا“ کی بدولت خوشبو صورت کشا ہونے لگیں....تو احساس ہی نہ رہا یہ شاعرہ کی ذات کا سفینہ کیا خوب اس سفر کی طرف رواں دواں جس میں ہر زماں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نعتیہ دُرود بھرے گلدستے بھیجے اور اس خوشبو بھری تسبیح میں اپنے نام کا موتی پرونے کی خاطر جاں اس راہ میں نذرانہ کی اور ماتھے پر نعلین مبارک کا نقشِ مہر کندہ کیا۔

نعت کی تاریخ تو لمحہ ٔ کُن سے قبل کی ہے اور پھر آسمانی کتب و صحائف میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کے اوصافِ حمیدہ اور عظمت کے محاسن اجاگر کیے گئے۔ حضرت انسؓ سے

مروی بیہقی کی روایت ہے کہ "ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ ایک مرتبہ بیمار ہو گیا، آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کا باپ سرہانے بیٹھا "تورات" پڑھ رہا تھا، آپ ﷺ نے پوچھا: اے یہودی! ھَل تَجِدُ فِی التَّورَاۃِ نَعتِی؟" (کیا تم تورات میں میری نعت کو پاتے ہو؟) اس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا "نہیں" لڑکے نے فوراً کہا: بَلٰی! وَاللہ! یا رسول اللہ! اِنَّا نجِد لک فِی التَّورۃِ نَعتَکَ" (ہاں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم تورات میں آپ کی نعت (تعریف وتوصیف پاتے ہیں) ثابت ہوا کہ خود پیغمبرِ اسلام نے نعت کا لفظ اپنی تعریف کے لیے استعمال کیا۔

جب کہ واقعہ معراج اس کی دلیل ہے یعنی "قاب قوسین" کے حوالے سے اپنے محبوب ﷺ کو رفعت وقربت بخشی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ کہہ کر عظمت کو عروج فرمایا "ورفعنا لک ذکرک" ہے، یہ اصل نعت مبارک کا سہرا ہے، زرنگاری کا تاج ہے، جس کے پُرشکوہ جلو میں عقیدت وجاں فشانی کی سنہری داستانیں رقم ہیں، جیسے کہ حدیثِ قدسی "لولاک لما خلقت الافلاک" کو کیا خوب انداز سے مولانا رومؒ نے اپنی مثنوی میں خوبصورت پیرائے میں بیان کیا:

عشق بشگافد فلک را پاک جفت
بھر عشقِ او خدا "لولاک" گفت
منتہٰی در عشق، چون او بود فرد
پس مر او راز انبیاء تخصیص کرد

ترجمہ: ذاتِ باری کا سرکارِ دوعالم ﷺ کے ساتھ عشق اٹوٹ رشتہ ہے اور عشق کی وجہ سے خالقِ کائنات نے "لولاک" فرمایا، چونکہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس عشق کی دنیا میں منفرد اور تنہا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے درمیان انہیں خصوصی طور پر منتخب فرمایا۔

مدحتِ نعت گوئی میں آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہؓ، دختر بی بی فاطمہ زہراؓ اور بی بی عائشہؓ جیسی معتبر ہستیاں اور صحابہؓ وصحابیات کے نام بھی سرِ فہرست ہیں جیسے کہ، حضرت حسانؓ، حضرت کعبؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ ہیں۔ یہ سلسلہ درسلسلہ یوں ہے کہ خوش نصیبوں میں جامی، عرفی، رومی، سعدی، قلی قطب شاہ، محمد شاہ، ولی دکنی، الطاف حسن

حالی، محسن کاکوروی، احمد رضا خان، اقبال، حفیظ جالندھری، مشکور حسین یاد، عبدالعزیز خالد، حفیظ تائب، مظفر وارثی اور ریاض مجید جیسے کئی نعت گوئی کا شرف پانے والے دست بستہ دکھائی دیتے ہیں یہ عشاق نعتیہ پُرکیف گل ہائے بہار کے طفیل دائم مہک رہے ہیں۔

نعتیہ خوشبو بھرے گلدستے میں حُسنِ نعت کی مالا میں شعراء خواتین جن میں اکثر کے نعتیہ مجموعے شائع ہو چکے میں زاہدہ خاتون، تہنیت النساء بیگم، زیب عثمانیہ، عائشہ امۃ اللہ تسنیم، مسرت جہاں نوری، رابعہ نہاں، مسعودہ خانم، تاباں عابدی، پروین جاوید، ریحانہ تبسم فاضلی، قمر سلطانہ سید، نصرت عبدالرشید، نور جہاں نور، عرشیہ علوی، نوریں طلعت عروبہ، حجاب عباسی، حمیرا راحت، زیب النساء زیبی، شہناز مزمل، نزہت عباسی، ثروت سلطانہ ثروت، منور جہاں، شاہدہ لطیف، فوزیہ انجم، بشریٰ فرخ، پروین سجل و دیگر خواتین نعتیہ فیوض سے فیض یاب ہو چکی ہیں۔

بے شک برصغیر میں چار، پانچ صدی پیشتر اردو میں نعت عربی اور فارسی سے آئی کیا اور مختلف اصناف میں شعراء نے اپنے اپنے زمانے میں ہیئت اختیار کی، جس میں مثنوی، غزل، نظم و دیگر کو اپنایا گیا۔ اس ثناء و مدح سرائی میں نعت کے متنوع موضات دکھائی دیتے ہیں۔ نعت گو شعراء نے اپنے اپنے مزاج کے مطابق قلبی کیفیات کو بیان کیا مگر پھر بھی یہ کیفیتِ حال رہی.... بلکہ یہ عجز کا وہ مقام ہے جہاں حضرت جبریلؑ کے پَر جلتے ہوں وہاں مرزا غالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

ترجمہ: غالب مَیں نے حضورؐ کی ثناء کا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا، کیوں کہ خدا کی ذاتِ پاک ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح مرتبہ اور شان و عظمت جانتی ہے (یعنی کما حقہ ثناء وہی کر سکتا ہے جو صحیح مرتبہ جانتا ہے۔)

نعتیہ مجموعہ "چشمِ عطا" کیفیات کا مجموعہ ہے، جس سے شاعرہ اپنے احساسات کو نعت کے قرینے میں اک جذب سا لیے آگے بڑھتی ہیں یعنی فکری و فنی حوالے سے کوشش کی کہ احتیاط کا دامن نہ چھوٹنے دیا جائے، یہی اس کی کامیابی ہے اور پھر اپنے قاری کو بھی اس روشنی کے ماحول سے مستفیض کیے رکھتی ہیں، جب کہ اس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ ہر مسلمان

کے ایمان کا تقاضہ ہے جسے شاعرہ نے اپنے اشعار میں کیا خوب انداز سے اظہار کیا۔ بحر مضارع افاعیل، "مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن" کے ساتھ دیکھیے:

اولاد، جسم و جان، بہن بھائی، والدین
جو کچھ بھی ہے جہاں میں ہمارا، نبیؐ کا ہے
دونوں جہاں میں سب ہیں سفینہ یہ جانتے
شمس و قمر، ہر ایک ستارہ نبیؐ کا ہے

جب کہ نعت کے ضمن میں دیکھیے مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کیا فرماتے ہیں کہ "حقیقتاً نعت شریف لکھنا بہت مشکل کام ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں، اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر شاعر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے، اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے، غرض حمد میں یک جانب کوئی حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے۔" (الملفوظ، حصہ دوم، مکتبہ قادریہ، ص: ۴۸۱)

شاعرہ سفینہ سلیم میں بات کرنے کا سلیقہ نظر آتا ہے نعتیہ مجموعہ "چشمِ عطا" میں وہ الفاظ کی متانت کا خیال رکھنے کے ساتھ ان کے استعمال کا بخوبی ہنر بھی رکھتی ہیں، کلام کی لطافت اپنی جگہ قائم رہتی ہے اور خیالات کی نزاکت کا احساس بھی رکھے ہوئے ہے۔ اس کے ہاں بات کے اظہار کا ایسا قرینہ ہے جو اپنے اندر رچاؤ کا سما رکھتا ہے۔ رواں بحور کا استعمال کیا جو دل پزیری میں کشاں کشاں ہیں، شاعرہ کی نعتیہ کیفیت سے معروف نعت گو شاعر اقبال عظیم کی یہ بات جو انھوں نے اپنے نعتیہ مجموعہ "قاب قوسین" (اشاعت ۱۹۷۷ئ) میں اپنے حوالے سے لکھتے ہیں: "مدینے کی گلیوں کا کوئی گداگر مجھے آواز دے، مَیں اُڑ کر وہاں جا پہنچوں اور گنبدِ خضرا کے زیرِ سایہ بابِ جبریلؑ کی چوکھٹ پر بیٹھ کر ساری زندگی نعتِ رسول ﷺ کہتا رہوں، پڑھتا رہوں، کہتا رہوں، پڑھتا رہوں"۔ بہرکیف شاعرہ نے "چشمِ عطا" میں نعت کے ان اشعار میں کیا بھلے طریق سے استعارے، کنائے میں صنفِ نازک کے مسائل کو بیان کیا:

ظلمات سے اَٹے ہوئے اس خاکدان میں
غارِ حرا سے روشنی پھیلی جہان میں

مرکز بنا جو سایۂ کملی کا ہے خیال
مَیں آ گئی ہوں دھوپ سے اک سائبان میں
جب سے سجی ہے محفلِ میلادِ مصطفیؐ
پھیلی ہوئی ہے روشنی میرے مکان میں

شاعرہ نے نعتیہ مجموعہ "چشمِ عطا" میں ایک خاص پہلو احترام کو ملحوظِ خاطر رکھا، جب کہ اس بات کا شعراء کے ہاں اہتمام کم دیکھنے میں آتا ہے کہ شعری ضرورت اپنی جگہ ویسے بھی خیال نہیں رکھا جاتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مکرم کو مخاطب کرتے ہوئے خیال رکھا جائے جس وجہ سے نعتیہ شاعری میں کثرت سے تُو، تم، تمہارے" کا انداز اپنایا جاتا ہے، جب کہ سفینہ سلیم نے احیائے ندا میں تقدس کو اہمیت دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں باخبر رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین، لہٰذا امثال کے لیے یہ اشعار ان میں کس عمدگی سے زمانے کی دگرگوں حالت بیان کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ خاتم الانبیاء کو مخاطب کا اندازِ سرشاری بھی دیکھیے، اور یہ انداز اس مجموعہ میں جابجا ہے۔ بحر رمل افاعیل، فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن:

عہدِ بے ربط میں بھی آپؐ کا حُسنِ کردار
زیست کے ربط کی راہیں مجھے سمجھاتا ہے

بحر رمل افاعیل، فاعلاتن فعلاتن فعلن:

دھوپ ڈھلتی ہے اُنہیؐ کے حکم سے
پوچھ کے ہوتی ہے بارش آپؐ سے

شاعرہ کے ہاں زمانے کی بے ثباتی کا المیہ بھی ہے وہ اپنے اطراف پر بھی نگاہ رکھے ہوئے ہے، اسے خبر ہے کہ آج اقوامِ عالم میں امتِ مسلماں کس مقام پر بے بسی اور پریشانی میں ہے، ہر طرف اغیار کی ریشہ دوانیوں نے اپنا جال بچھا رکھا ہے۔ یہود ونصارا نے اپنی نخوت کے پنجے گاڑھ رکھے ہیں جس باعث مسلمان پسپاہ ہیں اسی دکھ میں سفینہ سلیم کہتی ہے، بحر ہزج، افاعیل۔ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن:

پانی سے بھی سستا ہے یہاں خونِ مسلماں
مونس نہیں کوئی جو کرے درد گساری

آقاؐ ہمیں وہ زخم دیے دشمنِ دیں نے
پتھر کی طرح سانس ہوا سینے پہ بھاری

یہاں ایک نعت کے مزید اشعار دیکھیے: جس میں کیفیت کے ساتھ قافیہ خوب نبھایا، رواں بحر مضارع، افاعیل، مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن:

ہر چیز تھی جہاں کی لوہے کے زنگ جیسی
بعثت سے قبل ساری دنیا تھی سنگ جیسی
آئی ہے جب میسر مجھ کو فضائے طیبہ
اُڑنے لگی ہَوا میں، مَیں تو پتنگ جیسی
مجذوب جیسی ڈالے، مجھ میں دھمال کوئی
کوئی صدا لگائے مجھ میں ملنگ جیسی
ایسے کبھی نہیں تھی اُمت پہ روز وشب یہ
دنیا ہوئی ہے آقاؐ اس بار تنگ جیسی
اس کی تباہی آقاؐ اب ہے بیاں سے باہر
دنیا میں ہر طرف ہی حالت ہے جنگ جیسی
سرسبز ہو گئی ہوں اندر سے اے سفینہ
مَیں تو قبا پہن کے، روضے کے رنگ جیسی

سفینہ سلیم کا نعتیہ مجموعہ خواتین شعراء میں اضافے کا سبب ہے جو کہ خوش آئند پہلو ہے، ویسے بھی شاعرہ اچھی غزل کہنے کے حوالے سے پہچان رکھتی ہیں، لہٰذا نعتیہ مجموعہ میں ڈکشن بھی خوب انداز سے اور بڑی شکوہ کے ساتھ استعمال ہوئی ہے، اور شاعرہ پر "چشمِ عطا" کے التفات میں کیفیات بھی دیکھیے اور اس شعر کے ساتھ اجازت:

یہ جو مَیں جی رہی ہوں بڑی ٹھاٹھ باٹھ سے
مجھ پہ کرم ہے خاص سفینہ حضورؐ کا

”چشمِ عطا“ روحانی سفر کا شعری اظہار

ڈاکٹر اسحاق وردگ

ایسوسی ایٹ پروفیسر

شعبۂ اُردو، گورنمنٹ سپیریئر سائنس کالج پشاور

اکیسویں صدی میں نعت نگاری کی روایت نے لگ بھگ دو عشروں کی مسافت طے کر لی ہے۔ محترمہ سفینہ سلیم کا نعتیہ مجموعہ ”چشم عطا“ اس روایت کا تازہ پڑاؤ ہے۔ یہ مجموعہ نعت نگاری کے فروغ کی پاکیزہ کاوش بھی ہے اور صنف نعت کی تعریف بھی۔ محترمہ سفینہ سلیم ثنائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار شاعرہ ہیں۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تخلیق کردہ کیف و وجد کا عالم ”چشم عطا“ کی خاص الخاص انفرادیت ہے اور اسی انفرادیت کی عطا ہے کہ محترمہ سفینہ سلیم کا نعتیہ مجموعہ فروغ نعت نگاری کا وسیلہ بنا ہے۔ یہ نعوت قاری کے قلب ونظر کو سرمستی اور باطنی کیف سے آشنا کرتی ہیں۔ ”چشم عطا“ کی لفظیات لہجہ، قافیہ اور ردیف سے وجد آفریں شعری فضا تخلیق ہوتی ہے۔ اس مجموعے میں ایقان وایمان کے بولتے رنگ تقاضائے ایمان کی تکمیل کی صورت گری ہیں۔ ”چشم عطا“ کے مضامین عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طلب اور تڑپ کے عکاس ہیں۔ ذکر مدینہ منورہ ہو یا درود شریف، دربار رسالت مآب میں حاضری کی التجا ہو یا سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت کا بیان ہو یہ مجموعہ روحانی سفر کا شعری اظہار ہے۔ محترمہ سفینہ سلیم قرینۂ نعت سے آشنا نعت گو ہیں۔ ”چشم عطا“ میں آداب نعت اور شعری اظہار کی تہذیب قابل رشک ہے۔ چونکہ وہ نعت نگاری کی حدود وقیود سے باخبر ہیں۔ اس لیے اس مجموعے کی لفظیات اور لسانی پیراہن عاجزی اور خاکساری کے غلاف میں لپٹے ہوئے ہیں۔ بطورِ قاری دوران قرات مجھے بارہا یہ سرور ملا کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات ان کی نعت نگاری کے محرکات ہیں۔ دعا ہے کہ محترمہ سفینہ سلیم کی نعت نگاری کا سفر جاری رہے اور یہ قیمتی اثاثہ ان کے لیے توشۂ آخرت ثابت ہو۔ آمین

چشمِ عطا اور سفینہ سلیم

دلاور علی آزر

یہ کہنا مشکل ہے کہ نعت گوئی کا آغاز کب ہوا لیکن ایک محتاط اندازے کے مطابق اور روایات سے یہ پتا چلتا ہے کہ حضور کے چچا ابو طالب نے پہلے پہل نعت کہی۔ آپ کی پیدائش سے پہلے "تبع حمیری" اور "ورقہ بن نوفل" بھی نے آپ کی شان میں نعت لکھ چکے تھے۔ اردو کے مشہور نعت گو شاعر فصیح الدین سہروردی کے مطابق اولین نعت گو شعرا میں آپ کے چچا ابو طالب اور اصحاب میں حسان بن ثابت رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ پہلے نعت گو شعراء تھے۔ اسی بنا پر انھیں شاعرِ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہا جاتا ہے۔ ذیل میں آپ کے نعتیہ اشعار ہیں۔

يابكر آمنة المبارك بكرها
ولدته محصنة بسعد الاسع
نوراً ضاء على البرية كلها
من يهد للنور المبارك يهتدى
متى يبد فى الداجى البهيم جبينه
يلح مثل مصباح الدجى المتوقد

دیوان حضرت حسان بن ثابت 153

ترجمہ: "اے آمنہ کے مبارک بیٹے! جو انتہائی پاکیزگی اور عفت کے ساتھ پیدا ہوا۔
آپ ایسا نور تھے جو ساری مخلوق پر چھا گیا اور جسے اس مبارک نور کی پیروی نصیب ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔ رات کی تاریکی میں حضور کی جبینِ اقدس اس طرح چمکتی دکھائی دیتی ہے جیسے سیاہ اندھیرے میں روشن چراغ۔"

اس کے علاوہ کعب بن زہیر رَضی اللہُ تعالیٰ عنہُ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ نے ترنم سے نعتیں پڑھیں۔ حضور نبی کریم نے خود کئی مرتبہ حسان بن ثابت رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ سے نعت سماعت فرمائی۔ حسان بن ثابت رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ کے علاوہ بھی ایک طویل

فہرست اُن صحابۂ کرام کی کہ جنھوں نے حضور کی نعتیں لکھیں اور پڑھیں۔ جب حضور مکے سے ہجرت فرما کر مدینے تشریف لائے تو آپ کے استقبال میں انصار کی بچیوں نے دف پر نعت پڑھی، جس کا درج ذیل شعر شہرتِ دوام پا گیا:

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
و جب الشکر علینا ما دعا للہ داع

المختصر نعت کی تاریخ کسی سے ڈھکی چُھپی نہیں اس نے اپنے آغاز سے لمحۂ موجود تک ہر عہد کے تقاضوں کے مطابق اپنے جون بدلی ہے یہ مختلف تہذیبوں اور زبانوں سے ہوتی ہوئی ہم تک آئی ہے اس دور میں بھی اس نے جہاں فکری وفنی سطحوں پر اپنے کمالات دکھائے ہیں وہیں محبت سے گلشنِ عقیدت کو ابد آثار خوشبو عطر بیز کیا ہے۔ انھی عقیدت منداور بخت آور شاعروں میں سے ایک ہیں سفینہ سلیم بھی ہیں جنھوں نے اپنے مخصوص انداز میں صفحۂ دل پر عقیدت کے پھول کاڑھے ہیں چند ایک ملاحظہ کیجے۔

حلقہء شب توڑ کے خیر الوریٰؐ کے نُور سے
جگمگایا ہے زمانہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نُور سے

آپؐ محبوبِ خُدا ہیں اور پیغمبرؐ بھی ہیں
آپؐ نے تخلیق پائی ہے خُدا کے نُور سے

واسطہ جس وقت دے کر آپؐ کا مانگی دُعا
جگمگایا ہے مرا دامن دُعا کے نُور سے

....

دستِ سخا حضورؐ کا یوں کام کر گیا
دامن مری طلب کا خزانے سے بھر گیا

یادِ نبیؐ کا دیپ جو سینے میں جل اُٹھا
مرنے کا جو بھی خوف تھا دل سے اتر گیا

سردارِ انبیاؐ ہی سے حاجت بیان کی
برسوں سے میرا بگڑا مُقدر سنور گیا

ذرّے سے کردیا مجھے افلاک کی طرح
اکرامِ مُصطفیؐ مجھے حیران کر گیا

یہ اشعار چشمِ عطا سے بحرِ عقیدت میں بہتے چلے جانے کی ایک فکری مشق کو ظاہر کرنے کے ساتھ مدینے اور مدینے والے کے لیے ان کی احساسات وجذبات اور تڑپ کو نمایاں کرتے ہیں اور ان سے اندازہ ہوتا ہے صاحبِ کلام اپنے کلام میں اپنے دل کے دھڑکن کو بھی داخلِ تخلیق کردیتا ہے سفینہ سلیم نے جن رنگوں سے نعت کی اجرک کو رنگا ہے۔ وہ قابلِ تعریف ہے کچھ اشعار مزید دیکھیے۔

محشر کی تیز دُھوپ میں سایا حضورؐ کا
کافی ہے عاصیوں کو سہارا حضورؐ کا

رستہ بنا رہا ہے زمانے کی بھیڑ میں
میرے لیے تو اُسوۂ حسنہ حضورؐ کا

ہو گی دُعا قبول کسی روز دیکھنا
پھر رب مجھے دکھائے گا روضہ حضورؐ کا

کُھلتے ہیں اس پہ حکمتِ ربِّ جہاں کے در
ہوتا ہے جو بھی شخص دوانہ حضورؐ کا

یہ جو میں جی رہی ہوں بڑی ٹھاٹھ باٹھ سے
مجھ پہ کرم ہے خاص سفینہ حضورؐ کا

امید ہے اگر سفینہ سلیم بارگاہِ حرف وصوت میں انھی جذبوں اور اسی لگن کے ساتھ معتکف رہیں تو ایک دن اپنا اسلوب ہموار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی میں ان کو اس مبارک اور نورانی تمہید سے مالا مال کتاب کی اشاعت پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں باری تعالیٰ ان کی توفیق میں ان کے علم وفضل میں مزید اضافہ فرمائے سلامت تا قیامت با کرامت باشد۔

عرضِ من

خاکسار۔۔۔۔سفینہ سلیم

اللہ تعالی کے بابرکت نام سے آغاز کہ جو ہماری رگ حیات سے قریب تر ہے اور جس کے ایک اشارے کی منتظر چرخِ نیل فام کی گردشیں متحرک و ساکن ہیں۔اس کی ذات کا شکر کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مجھ ناچیز، خاکسار، گنہگار کے قلم کو کچھ الفاظ عطا کئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک امتی کی گہری محبت ایک ایسا موضوع ہے جو مسلمانوں کے دلوں اور ایمان کا حصہ ہے۔

محبت کی یہ گہرائی اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات، ان کی زندگی، اور ان کے پیغام کو نہ صرف سمجھتے ہیں بلکہ ان کی پیروی بھی کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت اور اخلاقیات، جیسے کہ سچائی، انصاف، رحم دلی، اور صبر، مثالی نمونہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا اظہار صرف نفل اور عبادات تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ محبت ہمارے روزمرہ کے معاملات میں بھی نظر آنا چاہیے۔جب ہم اپنے اردگرد کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، جب ہم سچائی کا دامن تھامے رکھتے ہیں، اور جب ہم معاشرتی عدل کی کوشش کرتے ہیں، تو دراصل ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا ثبوت دیتے ہیں۔

ایک امتی کی حیثیت سے، ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ محبت صرف ذاتی نہیں ہے، بلکہ یہ ایک اجتماعی ذمہ داری ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک امتی کی محبت ایک عمیق اور وسیع احساس ہے جو ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط بنانے، اپنی زندگی کو بہتر بنانے، اور دوسروں کے لیے ایک مثال قائم کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔یہ محبت ہمارے دلوں میں ایک روشنی کی مانند ہے جو ہمیں ہر قدم پر رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں اخلاق، عدل، محبت، اور رحمت کی بہترین

مثالیں رکھی ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں جو صبر و استقامت، دیانت داری اور انسانیت کی خدمت کی اور آپ ﷺ کا ہر قول و عمل ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔

جب ہم آپ ﷺ کی محبت میں قلم اٹھاتے ہیں تو یہ صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ دل کی گہرائیوں سے نکلنے والا ایک جذبہ ہے۔ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو بیان کرنا ہمارے بس کی بات نہیں نہ ہی ہم ان ک شایان شان ان کا مقام بیان کر سکتے ہیں کیونکہ ان کا مقام تو صرف اللہ تعالی جانتا ہے۔ نعتیہ کلام کے ذریعے ہم اپنی محبت کو بیان کر کے اپنی روحانی کیفیت کو دوسروں کے ساتھ شیئر کرتے ہیں۔

جب ہم آپ ﷺ کے نام کا ذکر کرتے ہیں تو ہمارے دلوں میں محبت اور عقیدت کی لہریں دوڑ جاتی ہیں۔ آپ کی سیرت کا ہر پہلو ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ انسانیت کی خدمت اور محبت کا درس کتنا اہم ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر لکھا گیا ہر نعتیہ شعر، ہر نظم، اور ہر مضمون آپ سے ہماری محبت کا عکاس ہے یہ ہمارے دلوں کی گہرائیوں سے نکل کر آپ کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے۔

آپ کی سیرت ہمارے لیے ایک ضابطہ حیات ہے، اور آپ کی محبت ہمارے دلوں میں ایک روشنی کا چراغ ہے جو ہمیں ہر مشکل وقت میں ہمیں راہ روشن دیکھاتا ہے اور ہمیں انسانیت کی خدمت کی راہ پر چلنے کی تحریک دیتا ہے۔ آپ کی شخصیت کا ہر پہلو ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ زندگی کا اصل مقصد اللہ کی رضا اور اس کی مخلوق کی خدمت ہے۔

آپ ﷺ سے محبت و عقیدت دراصل ہمارے ایمان کی مضبوطی کا سبب بنتا ہے،

چشمِ عطا میرا نعتیہ مجموعہ آپ ﷺ سے محبت کا ایک ادنی سا تحفہ ہے جو پڑھنے والوں کو پسند آئے گا اللہ تعالی سے دعا ہے کہ پڑھنے والوں کی بصارت و بصیرت سلامت رہے۔ اور اللہ تعالی ہم سب کو روزِ محشر اپنے پیارے حبیب ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔۔۔آمین

حمد

مرے خدا مجھے بس اپنی تو جدائی نہ دے
تو اپنی قید میں ہی رکھ کبھی رہائی نہ دے

میں تیری حمد سناؤں، سنوں، تو چین آئے
میں چاہتی ہوں مجھے اور کچھ سنائی نہ دے

مری حیات ہے تیری، کرم بھی تیرا ہے
غلامی اپنی عطا کر مگر بڑائی نہ دے

مری بھی آنکھ کو ایسی نظر ملے، جس کو
کبھی گناہوں کا رستہ کہیں دکھائی نہ دے

غریبِ شہر کو بدتر سمجھنے لگ جائے
امیرِ شہر کو ایسی کبھی کمائی نہ دے

مرے خدا اسے توفیق دے مصیبت میں
سفینہ صبر کرے ہر گھڑی دہائی نہ دے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ذرّہٗ خاک کو افلاک بنا رکھا ہے
ذکرِ احمدؐ نے مرے قد کو بڑھا رکھا ہے

اسمِ احمدؐ سے مری سانس یوں مہکے جیسے
دل کے گلشن کو گلابوں سے سجا رکھا ہے

داورِ حشر نے آقاؐ کی گلی کی جانب
خُلدِ فردوس کے ہر در کو کُھلا رکھا ہے

جب سے پھیلایا ہے دامن کو درِ آقاؐ پر
تب سے لاریب ہر اک غم کو بُھلا رکھا ہے

اُنؐ کی رحمت ہی نے لاریب سفینہ میرا
موجِ گرداب سے ساحل پہ لگا رکھا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب اہلِ جہاں آپ کے اکرام تک آئے
جنت کے گنہگار بھی انعام تک آئے

آجاتی ہے پھر اُنؐ کی مدد کام ہمارے
ہم جب بھی کبھی گردشِ ایّام تک آئے

محشر کا انہیں خوف نہ مر جانے کا دھڑکا
جو جنّ و بشر آپؐ کے پیغام تک آئے

دامن کے سبھی داغ دُھلے اُنؐ کے کرم سے
ہم دنیا کے جب طعنہ و دشنام تک آئے

پہچان ملی نعتِ محمدصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفینہ
مجھ جیسے بھی گُمنام یہاں نام تک آئے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جینے کا اُنؐ سے جس کو یہاں حوصلہ ملے
اُس کو بلا کے حبس میں تازہ ہوا ملے

اُنؐ کے کرم سے پہلے کوئی جانتا نہ تھا
نعتوں کی برکتوں سے کئی آشنا ملے

جس کو یقیں نہ آئے وہ دیکھے مری طرف
اُس کو خُدا ملا ہے جسے مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملے

تشنہ گیا نہ بحرِ رسالت سے کوئی شخص
سو جام ایک جامِ طلب میں سدا ملے

جاگی جو حاضری کی طلب جانبِ حضورؐ
بابِ قبول تک سبھی حرفِ دُعا ملے

ادنیٰ سی ہے غلام سفینہ حضورؐ کی
اپنی طلب سے اس کو ہمیشہ سوا ملے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دیوار میں یوں اُنؐ کی عطاؤں نے در کیا
مجھ جیسی بے بصر کو بھی اہلِ نظر کیا

چھائی رہی گھٹا مرے سر پر قدم قدم
طیبہ کی سمت جتنا بھی میں نے سفر کیا

تھوڑی سی لے کے نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روشنی
قسمت کی کالی رات کو میں نے سحر کیا

وردِ نبیؐ نے بخشی ہے تاثیر اس طرح
میرے کہے ہوئے نے دلوں پر اثر کیا

وقعت مری جہان میں ورنہ ذرا نہ تھی
اکرامِ مُصطفےٰؐ نے مجھے معتبر کیا

کانٹے تھے جس قدر بھی رہِ زیست میں مری
اُنؐ کے کرم نے سب کو سفینہ شجر کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکرام جس قدر ہے وہ سارا نبیؐ کا ہے
ہم جیسے عاصیوں کو سہارا نبیؐ کا ہے

موجِ ستم کا خوف ہو پھر کس لیے مجھے
دریا مرے نبیؐ کا کنارا نبیؐ کا ہے

جس شخص کے بھی دل میں ہے آلِ نبیؐ کا پیار
اللہ کو عزیز ہے پیارا نبیؐ کا ہے

اولاد ، جسم و جان ، بہن بھائی ، والدین
جو کچھ بھی ہے جہاں میں ہمارا ، نبیؐ کا ہے

دونوں جہاں میں سب ہیں سفینہ یہ جانتے
شمس و قمر ، ہر ایک ستارہ نبیؐ کا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

غم کی موجوں میں کنارا چاہیے
آپؐ سے ہم کو سہارا چاہیے

حاضری کا ازن بس ملتا رہے
اس قدر آساں گزارا چاہیے

عاصیوں کی التجا ہے بس یہی
شہرِ طیبہ کا ستارا چاہیے

داغ دُھل جائیں گے دامن کے سبھی
اُنؐ کی رحمت کا اشارہ چاہیے

میری آنکھوں کو سفینہ ہر گھڑی
سبز گنبد کا نظارہ چاہیے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بے شک خدا کے بعد ہے چاہت حضورؐ کی
آئے گی کام حشر میں نسبت حضورؐ کی

اُس دل سے بڑھ کے پاک نہیں ہے کوئی بھی دل
جس دل میں بس گئی ہے محبت حضورؐ کی

روزِ حساب دیکھنا بخشش کے واسطے
آئے گی پیش سب کو ضرورت حضورؐ کی

میں ہوں جو راہِ غم میں ہر اک گام سُرخرو
یہ فیض ہے نبیؐ کا عنایت حضورؐ کی

چاہے وہ جس کو بخش دیں ہے اُنؐ کو اختیار
کوثر مرے حضورؐ کا جنت حضورؐ کی

رحمت کی ہے نوید سفینہ نبیؐ کی ذات
پیغامِ مغفرت ہے نبوت حضورؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ظُلمات سے اٹے ہوئے اس خاکدان میں
غارِ حرا سے روشنی پھیلی جہان میں

روزِ حساب ہم کو کریں گے وہ سُرخُرو
آئے گا کام اُنؐ کا کرم امتحان میں

مرکز بنا جو سایۂ کملی کا ہے خیال
میں آگئی ہوں دُھوپ سے اک سائبان میں

طیبہ کی خاک جب سے مَلی جسم و جان پر
دن رات میرے تذکرے ہیں آسمان میں

جب سے سجی ہے محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھیلی ہوئی ہے روشنی میرے مکان میں

جب سے سفینہ ذکرِ نبیؐ ہے زبان پر
محسوس کر رہی ہوں ضیا جسم و جان میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابتداء ، انتہا کے کیا کہنے
رحمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کہنے

اپنے دُشمن کو بھی دُعائیں دیں
خُلقِ خیر الوریٰ کے کیا کہنے

وہ جو آتی ہے شہر طیبہ سے
ایسی ٹھنڈی ہوا کے کیا کہنے

اُنؐ کا سارا وجود رحمت ہے
اُنؐ شہِ دوسرا کے کیا کہنے

آسماں جُھک کے چومتا ہے اُسے
آپ کے نقشِ پا کے کیا کہنے

دُھوپ اُس کی سفینہ چھاؤں سی ہے
کوچہء مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کیا کہنے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنؐ کے اکرام کا جب مجھ کو خیال آتا ہے
موت کا خوف مرے دل سے اُتر جاتا ہے

مثلِ خورشید ہُنر اس کا چمکتا ہے بہت
نعت کہنے کا سلیقہ جسے آجاتا ہے

سرد ہونے نہیں دیتا مرا ایمان کبھی
کلمہء حق ہی مرے خون کو گرماتا ہے

گھیر لیتے ہیں مجھے رنج والم جب بھی یہاں
اُنؐ کا اکرام مدد بن کے ہی آ جاتا ہے

عہدِ بے ربط میں بھی آپؐ کا حُسنِ کردار
زیست کے ربط کی راہیں مجھے سمجھاتا ہے

یادِ احمدؐ کا ہر اک لمحہ سفینہ اب تو
صورتِ پھول مری سانس کو مہکاتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہفت افلاک کو میں راہ گزر کرتی ہوں
جب تصور میں مدینے کا سفر کرتی ہوں

جب بھی آنگن میں اُترتی ہے شبِ تاریکی
اسمِ احمدؐ سے مسلسل میں سحر کرتی ہوں

ہے مرے پیشِ نظر خُلق محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب سے
اپنے دُشمن پہ دُعاؤں سے اثر کرتی ہوں

اک عجب نور اِن آنکھوں میں سمٹ آتا ہے
شہرِ طیبہ کی طرف جب بھی نظر کرتی ہوں

ہاتھ آئی ہے مرے دولتِ ایماں جب سے
مثلِ ملکہ ہی میں لہروں پہ سفر کرتی ہوں

یاد کرتی ہوں ہر اک غم میں سفینہ اُن کو
اک یہی کام میں کرتی ہوں اگر کرتی ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپؐ کا میں بھی آسرا پاؤں
کُھل کے جینے کا حوصلہ پاؤں

بھیڑ جتنی ہو غم کی چاروں طرف
اُنؐ کی رحمت سے راستہ پاؤں

کیوں نہ ٹھکرا کے ساری دنیا کو
دامنِ شاہِ دوسراؐ پاؤں

خاکِ طیبہ مجھے بھی مل جائے
میں بھی ہر درد کی دوا پاؤں

اُنؐ کے دستِ سخا کے کیا کہنے
جو بھی پاؤں میں وہ سدا پاؤں

اب تو خواہش سفینہ اتنی ہے
آپؐ کو پا کے میں خدا پاؤں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

چاہیے اتنی نوازش آپؐ سے
مغفرت کی ہے گذارش آپؐ سے

رد نہیں ہوتی سفارش آپؐ کی
مانگتے ہیں ہم سفارش آپؐ سے

ہو گئی پوری خُدا کے فیض سے
میں نے کی ہے جو بھی خواہش آپؐ سے

دھوپ ڈھلتی ہے انہیؐ کے حکم سے
پوچھ کے ہوتی ہے بارش آپؐ سے

کر دیا اُس کو تونگر آپؐ نے
کی ہے جس نے بھی گذارش آپؐ سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حلقہء شب توڑ کے خیر الوریٰؐ کے نُور سے
جگمگایا ہے زمانہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نُور سے

آپؐ محبوبِ خُدا ہیں اور پیغمبرؐ بھی ہیں
آپؐ نے تخلیق پائی ہے خُدا کے نُور سے

واسطہ جس وقت دے کر آپؐ کا مانگی دُعا
جگمگایا ہے مرا دامن دُعا کے نُور سے

ہوگئیں کافور ساری کُفر کی تاریکیاں
دین مجھ تک آ گیا آلِ عباؑ کے نُور سے

آلِ احمدؐ نے سفینہ پھر منور کر دیا
دین کا چہرہ شہیدِ کربلا کے نُور سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبل اُنؐ کے فیض سے ابرِ کرم چھایا نہ تھا
چاروں جانب دھوپ پھیلی تھی کہیں سایا نہ تھا

دولتِ جُرم و گنہ سے جیب تھی سب کی بھری
دامنِ انساں میں ایماں کا بھی سرمایا نہ تھا

تھی میسر آدمی کو قوت و دولت تمام
آدمی اپنی مگر معراج تک آیا نہ تھا

جوش میں آنے سے پہلے رحمت خیر الوریٰؐ
درگزر جُرموں سے میرے رب نے فرمایا نہ تھا

آپؐ کی خُوشبو میسر جب گُلستاں کو نہ تھی
کوئی بھی غُنچہ کسی موسم نے مہکایا نہ تھا

اُن کے اُسوہ سے تو پہلے اے سفینہ چارسُو
راستہ کوئی بھی ایسے سیدھ میں آیا نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بھر گیا دامن سبھی کا مطلعِ انوار سے
روشنی کی بھیک مانگی جب شہِ ابرارؐ سے

رحمتِ شاہِ عرب سے دُھل گئے داغِ خزاں
غُنچہ غُنچہ حسرتوں کا آگا مہکار سے

جشن کیا ہم نے منایا محفلِ میلاد کا
آرہی ہے اک عجب خوشبو در و دیوار سے

آپؐ کے فیضان سے مُفلس تو نگر ہو گئے
بن کے سلطان سب ہی نکلے آپؐ کے دربار سے

بے بصر انساں پُہنچا عقل کی معراج تک
حکمتوں کے در کُھلے اُمی لقب سرکارؐ سے

زندگی کے سب سلیقے آدمیت کو ملے
اے سفینہ سب کو بیشک آپؐ کے دربار سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محشر کی تیز دُھوپ میں سایا حضورؐ کا
کافی ہے عاصیوں کو سہارا حضورؐ کا

رستہ بنا رہا ہے زمانے کی بھیڑ میں
میرے لیے تو اُسوۂ حسنہ حضورؐ کا

ہو گی دُعا قبول کسی روز دیکھنا
پھر رب مجھے دکھائے گا روضہ حضورؐ کا

کُھلتے ہیں اس پہ حکمتِ ربِّ جہاں کے در
ہوتا ہے جو بھی شخص دوانہ حضورؐ کا

یہ جو میں جی رہی ہوں بڑی ٹھاٹھ باٹھ سے
مجھ پہ کرم ہے خاص سفینہ حضورؐ کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے آنکھوں کو لگایا ہے مدینے کی طرف
ایک ٹھنڈک سی اُمنڈ آئی ہے سینے کی طرف

موجِ غم میں اُنؐ کی رحمت کو دی میں نے جو صدا
خُود ہی چل کے آ گئے ساحل سفینے کی طرف

اُنؐ کے نقشِ پا کی مٹی جب میسر آ گئی
کس قدر افلاک لپکے دل کے زینے کی طرف

میں سفینہ اُنؐ کے فرماں پر عمل کرتے ہوئے
زندگی کو کھینچ لائی ہوں قرینے کی طرف

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سائے جتنے ہوں گھنے غم کے وہ ڈھل جاتے ہیں
اُنؐ کے اکرام سے حالات بدل جاتے ہیں

جب تصور میں مدینے کی فضا آتی ہے
ہم بہت دور بہت دور نکل جاتے ہیں

جب مدد آپؐ کی آتی ہے سرِ راہِ حیات
ٹھوکریں کھاتے ہوئے سانس سنبھل جاتے ہیں

بو لہب ہو یا ابو جہل یا کوئی کافر
اُنؐ کے کردار کی عظمت پہ مچل جاتے ہیں

جب پریشانیٔ حالات ہمیں گھیرتی ہے
یاد کرتے ہیں اُنہیںؐ اور بہل جاتے ہیں

اسمِ سرکارؐ وظیفہ ہو سفینہ تو پھر
سر سے طوفانِ بلا خیز بھی ٹل جاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اسمِ حضورؐ جب سے وظیفہ بنا لیا
سوئے ہوئے نصیب کو ہم نے جگا لیا

اُس دن کے بعد پھر مری آنکھیں نہیں دکھیں
جس دن سے خاکِ طیبہ کو سُرمہ بنا لیا

نقشِ قدم حضورؐ کے پائے جہاں جہاں
ہم نے سرِ نیاز وہیں پر جھکا لیا

کافور ہوگئی شبِ ظلمت کی تیرگی
جب سے چراغِ یادِ محمدؐ جلا لیا

آسان ہو گئیں سبھی دُشوار منزلیں
ہم عاصیوں نے آپؐ کے رستے کو پا لیا

نقشِ قدم نبیؐ کے سفینہ جو مل گئے
پھر آسماں نے ہم کو بھی سر پر اُٹھا لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنؐ کے کرم سے پہلے تو ایسے ہوا نہ تھا
دیوار رنج و غم میں کوئی در کُھلا نہ تھا

گُم ہو گیا تھا دُھول میں منزل کا ہر نشاں
رستوں میں عافیت کا کوئی راستہ نہ تھا

دُنیائے غم میں آپؐ کی رحمت سے پیشتر
ہم عاصیوں کا اور کوئی آسرا نہ تھا

ہر ایک سمت خوف تھا ہر سمت اک ہراس
کوئی کہیں بھی زیست کا منظر دُھلا نہ تھا

فیضِ نبیؐ سے اپنے مقدر سنور گئے
ورنہ ہمیں تو کوئی بھی پہچانتا نہ تھا

جس نے دُعائیں دی ہیں سفینہ عدو کو بھی
وہ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھی کوئی دوسرا نہ تھا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر ذرہ دو جہاں کا فروزاں کیا گیا
نُورِ نبیؐ سے ایسے چراغاں کیا گیا

اُنؐ کے لیے کھلائے گئے پھول ہر طرف
صحرائے زندگی کو گُلستاں کیا گیا

نقشِ قدم حضورؐ کے روشن کئے گئے
دُشوار راستوں کو بھی آساں کیا گیا

بھیجا گیا نبیؐ کو حوالے کے طور پر
یوں عظمتِ بشر کو نمایاں کیا گیا

آلِ نبیؐ کے خوں سے سفینہ درونِ شب
دینِ خُدا کو پھر سے درخشاں کیا گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکرامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوا بات بن گئی
اپنا نصیبا جاگ اُٹھا بات بن گئی

سانسوں پہ بوجھ عہدِ ستم کی گُھٹن کا تھا
شہرِ نبیؐ سے آئی ہوا بات بن گئی

جب بھی اُنھیںؐ پُکارا مُقدر سنور گیا
جب بھی اُٹھایا دستِ دُعا بات بن گئی

رحمت سے بھر دیا مرا دامن حضورؐ نے
جب بھی پُکارا صلِّ علیٰ بات بن گئی

اندر کا سارا حبس سفینہ ہوا تمام
رحمت کی ایسے چھائی گھٹا بات بن گئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنؐ کے کرم نے پاؤں پہ چلنا سکھا دیا
گُم کردۂ ہجوم کو رستہ دکھا دیا

وافر پڑی ہوئی ہے ہر اک نعمتِ جہاں
اُنؐ کے کرم نے ایسے طلب سے سوا دیا

وردِ نبیؐ نے تلخیٔ اوقات میں سدا
ترتیبِ وقت کو مرے تابع بنا دیا

سو دیپ اُنؐ کے فیض سے ظُلمت میں جل اُٹھے
جب ایک دیپ بادِ ستم نے بُجھا دیا

اُنؐ کے کرم سے پیشتر آلام کے سوا
دُنیا کی جُستجو نے مجھے اور کیا دیا

موجِ بلا میں جب بھی سفینہ کبھی گِھرا
اُنؐ کی مدد نے آکے کنارے لگا دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وابستہ ہوں میں جب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین سے
میں چُھو رہی ہوں اوجِ فلک کو زمین سے

اکرامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کُھلیں گے درِ بہشت
رہتا ہے مطمئن مرا دل اس یقین سے

اس اک لحاظ سے مری بخشش ہے لازمی
نسبت ہوئی ہے میری عرب کے مکین سے

شرمائے حُسنِ حضرتِ یوسفؑ بھی با خُدا
صد مرحبا سفینہ عرب کے حسین سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بوجھ غم کا یوں دل سے اُتارا کریں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم پُکارا کریں

اُنؐ کے جود و سخا کا کروں کیا بیاں
صورتِ نفع وہ ہر خسارا کریں

چارہ گر ہیں مرے وہؐ مرے رہنما
موجِ طوفان کو جو کنارا کریں

ہر مُصیبت میں دیتی ہے ہم کو اماں
اُنؐ کی رحمت کو جب بھی پکارا کریں

چاند دو ٹکڑوں میں اے سفینہ بٹے
آپؐ اُنگلی کا جیسے اشارا کریں

ص

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم جس سے سُرخرو ہیں وسیلہ ہے آپؐ کا
ہم عاصیوں کو ایک سہارا ہے آپؐ کا

رہتی ہے جس سے عالمِ امکاں میں روشنی
انوار سے بنا ہوا چہرہ ہے آپؐ کا

جو عاصیوں پہ کھول دے جنت کے راستے
بعد از خُدا وہ اُسوۂ حسنہ ہے آپؐ کا

میں اس لیے ہوں حضرتِ شبیرؑ کی طرف
وہ آپؐ کا لہو ہے نواسہ ہے آپؐ کا

دونوں جہاں میں ہو گا سفینہ وہ سُرخُرو
پیشِ نگاہ جن کے بھی رستہ ہے آپؐ کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کبھی جو ملتا نہیں تھا مجھے قرار ملا
درِ حضورؐ سے بخشش کا اعتبار ملا

سدا مہکتے ملے راستے مدینے کے
کہیں پہ گرد مِلی اور نہ کچھ غبار مِلا

بس اُنؐ کی یادِ معطر کے ایک لمحے سے
مہک میں لپٹا ہوا عرصہءِ بہار ملا

اُسی میں پائی ہے حُبِ رَسُول کی دولت
غمِ حُسینؑ میں جو دل بھی سوگوار ملا

بہ فیضِ لُطفِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گداؤں کو کیا کیا
درِ نبیؐ کی گدائی سے اختیار ملا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہر ایک جذبہ ، بہ فیضِ نبیؐ کمال ہوا
کوئی اویسؓ ہوا اور کوئی بلالؓ ہوا

میں جب سے ذکرِ نبیؐ کی امان میں ہوں یہاں
نہ کوئی رنج ملا اور نہ کچھ ملال ہوا

ارادہ جب سے کیا میں نے نعت کہنے کا
گلوں کی مثل معطر مرا خیال ہوا

قرار بن کے چلی آئی رحمتِ آقاؐ
غمِ زمانہ سے دل جب بھی پائمال ہوا

اگرچہ انبیاء سارے ہیں معتبر لیکن
کوئی بھی شاہِ اُممؐ کی نہیں مثال ہوا

مجھے یقیں ہے لبوں پہ درود ہوگا مرے
سفینہ جب بھی کبھی میرا انتقال ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ خزانہ بھی کیا ملا اُنؐ سے
درسِ صبر و رضا ملا اُنؐ سے

میں تو لاریب اتنا جانتی ہوں
خیر کا قول ہی ملا اُنؐ سے

بات کہنے کا بے نواؤں کو
جو ملا حوصلہ ملا اُنؐ سے

ہر گنہگار کو یقین ہے یہ
خُلد کا راستہ ملا اُنؐ سے

فیض پانے کی تھی جنہیں بھی طلب
فیض اُن کو سدا ملا اُنؐ سے

چاہیے ہوتا ہے سفینہ جو
جب بھی کی التجا ملا اُنؐ سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ جن میں گھر مرے تشریف آپؐ لاتے رہیں
مرے خُدا مجھے ایسے ہی خواب آتے رہیں

بس اس قدر ہمیں توفیق دے خُدائے جہاں
گھروں میں محفلِ میلاد ہم سجاتے رہیں

حیات اپنی گزُر جائے آنے جانے میں
حضورؐ جانبِ طیبہ سدا بُلاتے رہیں

سہارا جن کو ملے رحمتِ دوعالمؐ کا
غموں کی بھیڑ میں ہر دم وہ مسکراتے رہیں

ملے ہمیں بھی یہ توفیق تو سکوں پائیں
سفینہ باتیں سنیں اُنؐ کی اور سناتے رہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محبوب کبریا ہیں وہؐ سردارِ انبیاء
رُتبے میں کوئی اُنؐ سا کہاں دوسرا ہوا

مجھ کو یقیں ہے اُنؐ کا کرم کام آئے گا
ہم عاصیوں کا نامۂ اعمال جب کُھلا

روئی ہوں جب بھی آپؐ کی یادوں میں ڈوب کر
اِک ایک اشک صورتِ مہتاب ہو گیا

مُجھ پر کُھلا ہے آپؐ کے لُطف و عطا کے بعد
جن کے ہوئے رَسُولؐ اُسی کا ہوا خُدا

ذاتِ خُدا کا ہم پہ سفینہ کرم ہے خاص
اپنے حبیبؐ کا ہمیں بھی اُمّتی کیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کبھی جو گردِ مسافت سمیٹ لیتی ہے
مجھے مدینے کی چاہت سمیٹ لیتی ہے

غمِ زمانہ سے جب ٹوٹ کے بکھرتی ہوں
مجھے حضورؐ کی رحمت سمیٹ لیتی ہے

نصیب جس کو بھی ہے سایہ کالی کملی کا
اُسے ردائے شفاعت سمیٹ لیتی ہے

ردائے درد و الم جب بھی پھیلتی ہے کبھی
نبیؐ کی چشمِ عنایت سمیٹ لیتی ہے

مرے حضورؐ کی رحمت اور اُنؐ کی چشمِ عطا
دلوں سے خوفِ قیامت سمیٹ لیتی ہے

سفینہ ہوتی ہے جب توڑ پھوڑ ہستی میں
مجھے حضورؐ کی نسبت سمیٹ لیتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُنؐ سا کوئی شفیق کوئی نرم خُو کہاں
آقاؐ کی گفتگو سی بھلا گفتگو کہاں

گستاخ اُنؐ کا جو بھی ہو دشمن ہمارا ہے
ایسے کسی بخیل کی ہے آبرو کہاں؟

حُبِّ نبیؐ سے پہلے تو فیضِ نبیؐ سے قبل
دنیا و دیں میں پائی تھی میں نے نُمو کہاں

دیکھا ہے جب سے خواب میں جلوہ حضورؐ کا
اُنؐ کے بغیر اب ہے کوئی جُستجو کہاں

یہ تو عطا ہے ساقیٔ کوثر کی ورنہ دوست
آتے ہیں ایسے ہاتھ میں جام و سبو کہاں

اُنؐ کی اماں نے مجھ کو سفینہ جو رُوح دی
پہنچیں گے اُس مقام پہ میرے عدو کہاں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رہِ غم میں جو دل ثابت قدم ہے
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کا کرم ہے

یہ سب اُنؐ کی عطا ہے لُطف اُنؐ کا
زمانے میں اگر میرا بھرم ہے

وہ بحرِ بیکراں ہیں رحمتوں کے
کہ دامن پھیل کر بھی میرا کم ہے

دیارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیری طلب میں
فسردہ دل بہت ہے آنکھ نم ہے

محبت آپؐ کی ہے جس کے دل میں
خُدا کو آدمی وہ محترم ہے

بہت آسان ہے جو سانس لینا
سفینہ اُنؐ کی رحمت ہے کرم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تو کیا ہوا جو ستم گر زمانے والے ہیں
مرے نبیؐ مجھے غم سے بچانے والے ہیں

وہؐ راہبر ہیں مرے ، وہؐ ہی رہنما میرے
جو چھو کے خاک کو کُندن بنانے والے ہیں

مرے رَسولؐ ہیں گِرتوں کو تھامنے والے
بشر کو خُلد کا رستہ دکھانے والے ہیں

سجائی محفلِ میلاد تو لگا مجھ کو
ذرا سی دیر میں بس آپؐ آنے والے ہیں

وہیؐ بچائیں گے دوزخ کی آگ سے ہم کو
مرے رَسولؐ ہی اعلیٰ گھرانے والے ہیں

سفینہ اُنؐ کی شجاعت کے دو جہاں ہیں گواہ
وہؐ ٹھوکروں سے بُتوں کو گِرانے والے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ خُلدِ بریں جو کُھل گیا ہے
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عطا ہے

مرے آقاؐ ہیں وہ سالارِ اعظم
سپاہی آپؐ کا شیرِ خُدا ؓ ہے

نواسے آپؐ کے حُسنین جیسے
جگر کا ٹکڑا دیکھو فاطمہ ؓ ہے

نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے
مجھے عرفان حق کا ہو گیا ہے

مرے آقاؐ کے در سے سائلوں کو
طلب سے بھی زیادہ مل رہا ہے

سفینہ میں مقدر کی دھنی ہوں
نبیؐ میرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو ہے غلام اُنؐ کا جو اُنؐ کا فقیر ہے
دُنیا میں بس وہ آدمی روشن ضمیر ہے

فیضِ نبیؐ ہے سارے زمانوں پہ سائباں
رحمت مرے نبیؐ کی یوں وسعت پذیر ہے

جن کو درِ نبیؐ کی فقیری ہوئی عطا
وہ سب سے مالدار ہے سب سے امیر ہے

گُستاخ بو لہب تھا نبیؐ کا سو اس لیے
چشمِ خُدا میں آج بھی سب سے حقیر ہے

مولا علیؓ کو مانتی ہوں اپنا اس لیے
پیشِ نگاہ میرے مقامِ غدیر ہے

دامن سفینہ بھر گئے ہم عاصیوں کے بھی
رحمت مرے رَسولؐ کی اتنی کثیر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دردِ شبِ ستم کو گھٹائے نبیؐ کی یاد
سورج کی طرح دیپ جلائے نبیؐ کی یاد

کِھل اُٹھتا ہے غبارِ خزاں میں نفس نفس
سوچوں میں روز پُھول کھلائے نبیؐ کی یاد

اک پل بھی اُنؐ کی یاد سے غافل نہیں ہوں میں
سانسوں کی طرح مجھ کو تو آئے نبیؐ کی یاد

اُنؐ کا خیال رنج و الم سے رہائی دے
دامن غمِ جہاں سے چھڑائے نبیؐ کی یاد

کوثر کے جام جیسا تصور ہے آپؐ کا
تشنہ لبوں کی پیاس بُجھائے نبیؐ کی یاد

کرتی ہے رہنمائی سفینہ قدم قدم
بھٹکے ہوؤں کو رستہ دکھائے نبیؐ کی یاد

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب بھی غمِ حیات کی تلخی نے آ لیا
اکرامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیشہ بچا لیا

زخموں پہ مَل کے خاک دیارِ رَسُولؐ کی
سوئے ہوئے نصیب کو میں نے جگا لیا

دامن درِ رَسُولؐ پہ پھیلا کے باخُدا
اپنی طلب سے میں نے ہمیشہ سوا لیا

تشنہ لبی میں ساقیٔ کوثر کے فیض سے
برسوں کی میں نے پیاس کو پل میں بُجھا لیا

سر کو جُھکا کے نقشِ قدم پر حضورؐ کے
خود کو سفینہ خاک سے کُندن بنا لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب سے رحمت نبیؐ کی پائی ہے
میری ہر سانس مسکرائی ہے

میں گدائے رسول اکرمؐ ہوں
دولتِ دو جہان پائی ہے

حُبِّ آلِ رَسُولؐ حُبِّ نبیؐ
رنج و آلام سے رہائی ہے

جب بھی دی ہے صدا غموں میں اُنھیںؐ
اُنؐ کی رحمت مدد کو آئی ہے

کیسے کِھلتا نہ دِل سفینہ مرا
یادِ احمدؐ سے لَو لگائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دلوں پر ثبت ہو جاتا تھا فرمانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
گُداز و نرم اتنا تھا لب و لہجہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

بڑائی اُنؐ کو ملتی ہے ہمیشہ دین و دُنیا میں
سدا رہتا ہے جن کے سامنے اُسوہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

یہی ہے آرزو میری یہی میری تمنا ہے
خُدا یا مجھ کو گرویدہ سدا رکھنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

کبھی ٹھوکر نہیں کھائی کبھی بھٹکی نہیں ہوں میں
چُنا ہے راستوں میں جب سے وہ رستہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

نہ پوچھو کس مقامِ علم و حکمت پر وہ فائز ہے
کہ در حکمت کے وا کرتا ہے دیوانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

سفینہ یوں تو ہیں سب افضل و اعلیٰ نبیؐ لیکن
خُدا کے بعد افضل سب سے ہے رُتبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پھر اُنہیں پارسائی مل جائے
جن کو اُنؐ کی گدائی مل جائے

اُنؐ کے اکرام سے غلاموں کو
قیدِ غم سے رہائی مل جائے

ذرّۂ خاک کو بھی اُنؐ کے طفیل
آسماں تک رسائی مل جائے

فیض مل جائے آپؐ کا جس کو
اُس کو ساری خُدائی مل جائے

ایک حُبِّ رَسُولؐ ہے جس سے
خیر سے آشنائی مل جائے

اُنؐ کے در سے سفینہ پل بھر میں
عمر بھر کی کمائی مل جائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اتنی سی ہے بس پیارے نبیؐ عرض گزاری
مشکل میں ہیں ہم کیجیے امداد ہماری

پانی سے بھی سستا ہے یہاں خونِ مُسلماں
مونس نہیں کوئی جو کرے درد گساری

رکھا ہے زمانے نے وہاں ہم کو جہاں پر
ناموس ملی مٹی میں اب ساری کی ساری

ہر گام پہ سو جال بچھائے ہیں جہاں نے
رہتے ہیں سدا گھات میں خوں خوار شکاری

آقاؐ ہمیں وہ زخم دیے دُشمنِ دیں نے
پتھر کی طرح سانس ہُوا سینے پہ بھاری

اے شاہِ عربؐ حضرتِ حُسنین کے صدقے
موجوں میں سفینہ ہے سنو عرض ہماری

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ ذات پاک طینت محبوبِ کبریاؐ ہے
کیا خوب شان اُنؐ کی کیا خوب مرتبہ ہے

رحمت ہے جو سراپا سردارِ انبیاء ہے
وہ ایک مصطفیٰؐ ہے وہ ایک مجتبیٰ ہے

میں راندۂ جہاں تھی گمراہیوں میں ڈوبی
اُنؐ کے کرم سے سیدھا رستہ مجھے ملا ہے

نورِ نبیؐ ازل سے موجود تھا جہاں میں
تخلیق اُنؐ کے باعث سارا جہاں ہوا ہے

چُوموں کبھی تو میں بھی روضے کی جالیوں کو
دن رات میرے لب پر بس ایک یہ دعا ہے

حُبِّ رَسُولؐ جس کے دل میں نہیں سفینہ
باہر سے ہو وہ جیسا اندر سے کھوکھلا ہے

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

ہر چیز تھی جہاں کی لوہے کے زنگ جیسی
بعثت سے قبل ساری دُنیا تھی سنگ جیسی

آئی ہے جب میسر مجھ کو فضائے طیبہ
اُڑنے لگی ہوا میں ، میں تو پتنگ جیسی

مجذوب جیسی ڈالے مجھ میں دھمال کوئی
کوئی صدا لگائے مجھ میں ملنگ جیسی

ایسے کبھی نہیں تھی تیرے فریفتوں پر
دُنیا ہوئی ہے آقاؐ اس بار تنگ جیسی

اِس کی تباہی آقاؐ اب ہے بیاں سے باہر
دنیا میں ہر طرف ہی حالت ہے جنگ جیسی

سرسبز ہو گئی ہوں اندر سے اے سفینہ
میں تو قبا پہن کے روضے کے رنگ جیسی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس دن سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نگہبان کیا ہے
دشوار بہت جینا تھا آسان ہوا ہے

آیا ہے مرے کام یہی ذکرِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بخشش کا اسی ورد نے سامان کیا ہے

ورنہ مرا ہونا کسی پتھر کی طرح تھا
اکرامِ نبیؐ نے مجھے انسان کیا ہے

کیسے نہ سہولت ہو میسر مجھے ہرگام
رہبر میں نے سرکارؐ کا فرمان کیا ہے

میں اُمّتِ سرکارؐ میں شامل ہوں سفینہ
اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

غموں کی بِھیڑ میں جب بھی اُنھیںؐ پکارا ہے
خدا کے فیض نے حالات کو سنوارا ہے

میں اس لیے ہوں شبِ غم میں سُرخرو ہر دم
خدا کے بعد مرا مُصطفیٰؐ سہارا ہے

کسی مقام پہ ٹھوکر نہیں لگی مجھ کو
نبیؐ کے فیض نے ہر راستہ سنوارا ہے

میں جتنا شکر کروں کم ہے پالنے والے
مرے بھی دل میں جو عشقِ نبیؐ اُتارا ہے

مرے نبیؐ کی نظر میں ہے اب سفینہ مرا
بھنور بھی میرے لیے اب تو اِک کنارا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وردِ نبیؐ نے زیست پہ ایسا اثر کیا
دشوار موسموں کو بھی آسان تر کیا

جب بھی مجھے جلانے لگا آفتابِ غم
انؐ کے کرم نے دُھوپ کو مجھ پر شجر کیا

ہر گام چُومتی رہیں نظریں زمین کو
شہرِ نبیؐ کی سَمت جو میں نے سفر کیا

دنیائے حادثات میں فیضِ رسولؐ نے
نامعتبر تھی مجھ کو بہت معتبر کیا

جب بھی سفینہ آیا ہے گرداب میں کہیں
ساحل کی طرح آپؐ نے سیلِ بھنور کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِلی ہے روشنی مجھ کو نبیؐ سے
نکل بھاگے اندھیرے زندگی سے

اطاعت لازمی ہے مُصطفیؐ کی
تقاضا ہے خُدا کا آدمی سے

مرے چاروں طرف ہے جو اُجالا
ملا ہے فیض اُنؐ کی روشنی سے

مِرے آقاؐ مجھے جو نعت کہنا آ رہا ہے
رہا شکوہ نہ کوئی زندگی سے

گلے جنت ملے گی خود سفینہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُصطفیؐ کے اُمتی سے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب کبھی سر پہ دُھوپ چھائی ہے
چھاؤں کملی کی کام آئی ہے

اُنؐ کی مسکان کے اشارے پر
زندگی کُھل کے مُسکرائی ہے

اُنؐ کی سیرت کے فیض سے مری سمت
روشنی رقص کرتی آئی ہے

یوں غُلامی نبیؐ کی ہے جیسے
قیدِ زندان سے رہائی ہے

رحمتِ مُصطفیؐ نے تھام لیا
میں نے ٹھوکر جہاں بھی کھائی ہے

اے سفینہ جہانِ غم میں سدا
اُنؐ کی شفقت ہی کام آئی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب اُنؐ کے اُسوہء حسنہ کو اِختیار کیا
ہمارا منزلِ ہستی نے انتظار کیا

مرے نبیؐ کے پسینے کی خوشبوؤں نے سدا
خزاں کی رُت کو مِرے واسطے بہار کیا

بہ فیضِ زکرِ نبیؐ ہے کہ ناعتوں میں بھی
میں خوش نصیب ہوں رب نے مِرا شمار کیا

نبیؐ کی زات پہ بھیجے ہوئے درودوں نے
ہرایک سانس کو سینے میں پائیدار کیا

سفینہ رحمتِ باری نے اُنؐ کے صدقے ہی
ہمیشہ میری دعاؤں پہ اعتبار کیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب سے بڑی یہ ایک حقیقت ہے باخدا
زکرِ رسولؐ عین عبادت ہے باخدا

روزِ نجات اُس پہ خدا ہوگا مہربان
جس شخص کو نبیؐ سے محبت ہے باخدا

من جانبِ خدا جو ملی ہے حضورؐ کو
سب سے بُلند و بالا نبوت ہے باخدا

تکمیلِ دین و دنیا کا باعث بنی ہے جو
وہ میرے مُصطفیٰؐ کی شریعت ہے باخدا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آجائے موت مجھ کو جو شہرِ رسولؐ میں
مجھ خار کا شمار ہو جنت کے پھول میں

مانگی ہے جب بھی اُنؐ کے وسیلے سے باخدا
میری دعا مہکتی ہے بابِ قبول میں

پڑھتی رہی مدینے کو جاتے ہوئے میں نعت
کھلتے رہے گلاب بھی رستے کی دھول میں

کردار میں ہے کون بھلا آپؐ کی مثال
ثانی ہے کون آپؐ سا زرّیں اصول میں

انؐ کا کرم سفینہ مرے کام آگیا
دامن مرا اُلجھنے لگا جب ببول میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زائرو! آؤ مدینے کی طرف چلتے ہیں
خاک سے عرش کے زینے کی طرف چلتے ہیں

جب سے دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے مرے ہاتھوں میں
راستے جتنے ہیں جینے کی طرف چلتے ہیں

اُنؐ کے اکرام ہی سے موجِ تلاطم میں سدا
جتنے ساحل ہیں سفینے کی طرف چلتے ہیں

شہرِ طیبہ کی ہواؤں کے سنہرے جھونکے
موسمِ حبس میں سینے کی طرف چلتے ہیں

سیکھنے زیست کے آداب سفینہ سارے
شہرِ طیبہ کے قرینے کی طرف چلتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپؐ کی نعت کا ہے یہ اعجاز
نیکیوں کی ہوئی ہے عمر دراز

سُرخرو ہوں جو میں رہِ غم میں
اُنؐ کا اکرام ہی مرا ہے غماز

دھڑکنیں جُھوم جُھوم جاتی ہیں
نعت کہنے میں ہے اِک ایسا راز

نقش پائے نبیؐ کے فیض سے ہے
طیبہ والوں کی عرش تک پرواز

مِل ہی جائے سفینہ اُس کو مراد
جو پہنچتی ہے آپؐ تک آواز

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنگن مہک رہا ہے جو بادِ صبا کے ساتھ
میں اور میری دھڑکنیں ہیں مُصطفیٰؐ کے ساتھ

یارب نصیب ہو مجھے طیبہ کی حاضری
میں سوتی جاگتی ہوں اسی اک دعا کے ساتھ

میں ہوں گدائے سیدِ کونینؐ اس لیے
شامل عطا خدا کی ہے اُنؐ کی عطا کے ساتھ

اُس کا نصیب جاگ اُٹھا دن سنور گئے
نسبت ہوئی ہے جس کو شہِ انبیاؐ کے ساتھ

اکثر سفینہ دیدۂ تر سے جُڑا ہوا
میں دیکھتی ہوں شہرِ نبیؐ کربلا کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

توحیدیوں کے ایسے مقدر سنور گئے
بعثت سے اُنؐ کی ٹوٹ کے سب بُت بکھر گئے

سوچوں نے جب بھی جانبِ طیبہ سفر کیا
ہمراہ میرے دھوپ میں اکثر شجر گئے

اُنؐ کی عطا سے شاہ بنے زات کے فقیر
دامن کرم سے اُنؐ کے خزانوں سے بھر گئے

وہ مرحلے جو زیست کے دُشوار تھے بہت
نامِ نبیؐ پکارا تو ہنس کر گزر گئے

میری نظر میں وہ تو سفینہ شہید ہیں
حُبِ نبیؐ میں طیبہ کی رہ میں جو مر گئے

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

جب بھی اُنھیںؐ وسیلہ بنا کر دعا کریں
آسان مشکلوں کو ہمیشہ خدا کریں

رنج و بلا کی دھوپ جلانے لگے تو پھر
میرے لیے وہؐ سارے فلک کو گھٹا کریں

صد مرحبا یہ اُنؐ کی عطا اُنؐ کا ہے کرم
صلّے علٰی پڑھوں تو عدو بھی وفا کریں

میں بھی سفینہ شاہِ عرب کی غلام ہوں
مجھ کو بھی حاضری کا شرف اب عطا کریں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب ذاتِ مُصطفیؐ کو سہارا بنا لیا
ہم نے ہر اک بھنور کو کنارا بنا لیا

اُنؐ کے قدم کی خاک مَلی جسم و جاں پہ اور
سویا ہوا نصیب ستارا بنا لیا

کردارِ مُصطفیؐ کو کِیا جس نے رہنما
منزل سا اُس نے راستہ سارا بنا لیا

ناموسِ مُصطفیؐ پہ ہر اک سانس وار کے
خود کو تو اُنؐ کی آنکھوں کا تارا بنا لیا

پاکیزگیٔ دید کی خاطر ہی آنکھ میں
دربارِ مُصطفیٰؐ کا نظارہ بنا لیا

سارا غبارِ رنج سفینہ ہوا تمام
اُنؐ کے کرم کو جب سے سہارا بنا لیا

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

اُنؐ کے خادم کو ہر جہان ملا
اُنؐ کا دُشمن ہی بے نشان ملا

خاکِ طیبہ کا ایک اک ذرّہ
صورتِ ہفت آسمان ملا

نقشِ پائے حضورؐ کے دم سے
مجھ کو منزل کا ہر نشان ملا

گرمیٔ حشر سے بچے گا وہی
جس کو کملی کا سائبان ملا

ساری دنیا کو چھان آئی ہوں
کوئی اُنؐ سا نہ مہربان ملا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محبوبِ کبریا ہیں وہؐ سردارِ انبیاؑ
رتبے میں کوئی اُنؐ سا کہاں دوسرا ملا

مجھ کو یقیں ہے اُنؐ کا کرم کام آئے گا
ہم عاصیوں کا نامۂ اعمال جب کھلا

روئی ہوں جب بھی آپؐ کی یادوں میں ڈوب کر
اک ایک اشک صورتِ مہتاب ہو گیا

مجھ پر کھلا ہے آپؐ کے لطف و عطا کے بعد
جس کے ہوئے رسولؐ اسی کا ہوا خدا

ذاتِ خدا کا ہم پہ سفینہ کرم ہے خاص
اپنے حبیبؐ کا ہمیں بھی اُمّتی کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دست و پا اُنؐ کے چشم و دہن روشنی
میرے آقاؐ کا سارا بدن روشنی

جتنے پیوند ہیں سب ہیں نکہت نُما
آپؐ کا پیرہن پیرہن روشنی

آپؐ جب مسکرائے تو موسم کِھلا
خوب پھیلی چمن در چمن روشنی

آپؐ آئے تو اندھیرے چھٹتے گئے
ہوگئی انجمن انجمن روشنی

مدحتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفینہ ہوا
میرا لہجہ سُخن میرا فن روشنی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ سخی ایسے کہ دشمن ہو یا اپنا کوئی
اُنؐ کے در سے کبھی خالی نہی لوٹا کوئی

آپؐ کی ذات ہوئی ساقیٔ آبِ کوثر
آپؐ کے فیض سے رہتا نہیں پیاسا کوئی

بن گئے نقشِ قدم آپؐ کے منزل کا نشاں
جب بھی بھٹکا ہے مسافر سرِ صحرا کوئی

اُنؐ کی نسبت سے نہیں کوئی بھی نسبت افضل
اُنؐ کے رشتے سے بھی بہتر نہیں رشتہ کوئی

جس طرح اُنؐ کی ہے کملی کا سفینہ سایہ
اس قدر اور گھنا دیکھا نہ سایہ کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دستِ سخا حضورؐ کا یوں کام کر گیا
دامن مری طلب کا خزانے سے بھر گیا

یادِ نبیؐ کا دیپ جو سینے میں جل اُٹھا
مرنے کا جو بھی خوف تھا دل سے اتر گیا

سردارِ انبیاؐ ہی سے حاجت بیان کی
برسوں سے میرا بگڑا مُقدر سنور گیا

ذرّے سے کر دیا مجھے افلاک کی طرح
اکرامِ مُصطفیٰؐ مجھے حیران کر گیا

مجھ تک جو آئی شہرِ مدینہ کی روشنی
جھونکے کی طرح سیلِ شبِ غم گزر گیا

دل میں سفینہ جاگا ہے یوں حاضری کا شوق
آنکھوں میں عکسِ گُنبدِ خضریٰ ٹھہر گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس دن سے مجھ پہ ذاتِ نبیؐ مہرباں ہوئی
ہر غم میں کامران ہوئی شادماں ہوئی

اکرامِ مُصطفیؐ نے دیا ذات کا یقیں
دنیا مرے وجود سے جب بدگماں ہوئی

شہرِ نبیؐ کی خاک کو سُرمہ بنا لیا
انجم سے چاند، چاند سے میں کہکشاں ہوئی

یہ فیض نقشِ پائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے تمام
رہتی ہوں جس زمین پہ وہ آسماں ہوئی

انؐ کے کرم سے زیست کی ہر رہگزار میں
میرے لیے تو دھوپ بھی اک سائباں ہوئی

وہم و گمان دل سے سفینہ اُتر گئے
مشعل مرے یقین کی یوں ضو فشاں ہوئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ بھی بہت ہی خاص ہوئی مجھ پہ اک عطا
نعتِ رسولؐ کہنے کا مجھ کو شرف ملا

میں اس لیے ہوں گرمیٔ محشر سے بے نیاز
کملی کا سائبان ہے سر پہ تنا ہوا

جنت بھی اُنؐ کی ہے تو یہ کوثر بھی اُنؐ کا ہے
ہے اُنؐ کو اختیار جسے بھی کریں عطا

میں دو جہاں کے شاہ کی ناعت ہوں اس لیے
کرتے ہیں احترام زمانے کے بادشاہ

بخشش کا اس لیے ہے یقیں مجھ غلام کو
مجھ کو خدا نے آپؐ کا جو اُمتی کیا

ہر موج اُنؐ کے فیض سے ساحل میں ڈھل گئی
سیلِ بلا میں میرا سفینہ جب آ گیا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وردِ زبان جب سے ہوئی مُصطفیٰؐ کی ذات
پھر ہم پہ مہربان ہوئی ہے خُدا کی ذات

رنج و بلا نے جب بھی پریشاں کیا ہمیں
اپنی مدد کو آئی ہے خیرالوریٰؐ کی ذات

ہم عاصیوں پہ کھولتی ہے آپؐ کے طفیل
خُلدِ بریں کے جتنے بھی در ہیں خُدا کی ذات

آئی ہے مشکلوں میں ہمیشہ ہمارے کام
ذاتِ خدا کے بعد فقط مُصطفیٰؐ کی ذات

موجِ بلا میں جب بھی سفینہ گِھرا کبھی
میرے لیے کنارا بنی مُصطفیٰؐ کی ذات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر مصیبت کو مات آپؐ سے ہے
سرخرو میری ذات آپؐ سے ہے

آپؐ کے نور سے فروزاں دن
ماہ و انجم یہ رات آپؐ سے ہے

آپؐ کے دم سے ہر نفس ہے رواں
زندگی کو ثبات آپؐ سے ہے

میں سفینہ کیا سب ہی جانتے ہیں
رونقِ کائنات آپؐ سے ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صد مرحبا یہ طرزِ سخاوت رسولؐ کی
ہر خاص و عام پر ہے عنایت رسولؐ کی

جس طرح فرض ہم پہ اطاعت خُدا کی ہے
واجب اُسی طرح ہے اطاعت رسولؐ کی

اس کے قریب نارِ جہنم نہ آئے گی
جس شخص کے ہے دل میں محبت رسولؐ کی

آپؐ آخری رسولؐ ہیں اس کائنات میں
قرآن دے رہا ہے شہادت رسولؐ کی

سارے رسول نورِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عکس ہیں
پہلی اور آخری ہے نبوت رسولؐ کی

دوزخ کا خوف یوں بھی سفینہ نہیں مجھے
بندی میں اُس خدا کی ہوں اُمت رسولؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس دن سے میں نبیؐ کی غلامی میں آ گئی
سب داغ میرے دُھل گئے مولا کو بھا گئی

جب بھی مجھے جلایا زمانے کی دھوپ نے
اُنؐ کے کرم کی چھاؤں مرے سر پہ چھا گئی

مجھ کو خدا نے سایۂ رحمت میں لے لیا
جس دن سے اُنؐ کے سایۂ رحمت میں آ گئی

گھبرا کے رنج وغم سے اُنھیںؐ جب بھی دی صدا
اُنؐ کی مدد ہمیشہ مرے کام آ گئی

اُنؐ کے کرم نے میرا سفینہ بچا لیا
موجِ بلا سے میں کفِ ساحل پہ آ گئی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُمید اس لیے مجھے اپنے خُدا سے ہے
بخشش کی التجا جو مری مُصطفیٰؐ سے ہے

اس عہدِ سنگدل کی گھٹن میں رواں دواں
سینے میں سانس شہرِ نبیؐ کی ہوا سے ہے

دوزخ کی آگ ہم کو جلائے گی کس طرح
نسبت ہر ایک عاصی کو خیرالوریٰ سے ہے

رحمت ہیں جو سراپا ہم اُنؐ کے غلام ہیں
وہ اور ہوں گے ڈر جنہیں روزِ جزا سے ہے

جنت سفینہ اُس کے مقدر میں ہے لکھی
اُلفت جسے بھی جتنی بھی بدرالدجیٰؐ سے ہے

صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

جب سے پیغامِ حاضری آیا
دھوپ اتری مہک اٹھا سایا

انؐ کی رحمت نے تھام تھام لیا
دل غموں سے جہاں بھی گھبرایا

فیض زخموں کا بن گیا مرہم
فیض انؐ کا ہمیشہ کام آیا

انؐ سے سیکھا سلیقہ جینے کا
زندہ رہنے کا انؐ سے فن پایا

میری قسمت کا ایک اک غنچہ
انؐ کے اکرام نے ہے مہکایا

دشمنوں کو دعائیں دینا بھی
ہے سفینہ انھوںؐ نے سکھلایا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کا جب کیا ارادہ
کھلا جنت کا مجھ پہ جادہ

نعت کہنے ہی سے محبت
مجھ کو ملنے لگی زیادہ

دیکھ کر رہنا سہنا انؐ کا
کر لیا رہنا سہنا سادہ

آپؐ کا ذکر لب پہ آیا
بخت میرا ہوا کشادہ

مضطرب ہے سفینہ دل بھی
طیبہ جانے کا ہے ارادہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عشق میں احترام لازم ہے
اُنؐ سے دل کا کلام لازم ہے

لب جو چاہو رہیں صدا میٹھے
عشقِ احمدؐ کا جام لازم ہے

اُنؐ کو بھیجوں درود کی لڑیاں
مجھ پہ یہ صبح و شام لازم ہے

اُنؐ کی مدحت مَیں کرتی رہتی ہوں
بس یہی ایک کام لازم ہے

نعت سرکارؐ کہنے والوں میں
اب سفینہ کا نام لازم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جب سے نبی کی ذات وسیلہ بنائی ہے
میرے ہر ایک گام پہ مشکل کشائی ہے

مانگی ہے جب بھی انؐ کے توسط سے با خدا
میری دعا ہمیشہ مرے کام آئی ہے

تازہ ہوا گھٹن میں مدینے سے آگئی
بدلی ، بلا کی دھوپ میں رحمت کی چھائی ہے

مجھ پر کرم ہوا ہے یہ میرے حضورؐ کا
قسمت مرے رسولؐ نے میری جگائی ہے

سب سے بڑا خزانہ ہے مدحت حضورؐ کی
نعتوں کی شکل میں ، میں نے جنت کمائی ہے

اب تو سفینہ کوئی بھی حاجت نہیں رہی
وابستگی جو دل نے مدینے کی پائی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دربدر ہو گئے آپؐ کے اُمّتی
سیدی مرشدی یا نبیؐ یا نبیؐ

وقت کی چال بدلی ہے کچھ اس طرح
اک گھڑی بھی نہیں ہے کوئی خیر کی

کوئی جائے اماں اب میسّر نہیں
ہر طرف دشمنوں کی ہے یلغار سی

بغض ہے سب دلوں میں ہمارے لیے
ہم سے کرتا نہیں اب کوئی دوستی

کھو گئی منزلیں آقاؐ ہم کیا کریں
بند ہم پہ ہوئی دہر کی ہر گلی

موجِ غم میں سفینہ ہے اک عمر سے
کوئی ساحل نہیں ہے کہیں یا نبیؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آپؐ رب کے حبیبِ اکبر
ہیں دلوں کے طبیبِ اکبر

اُمّتی ہوں میں مُصطفیٰؐ کی
پایا میں نے نصیبِ اکبر

آپؐ ہی نے بچا لیا ہے
ورنہ میں تھی غریبِ اکبر

آپؐ کا در شفا کا در ہے
آپؐ ہیں بس طبیبِ اکبر

میں ہوں خستہ مکان آقاؐ
یہ جہاں ہے نقیبِ اکبر

اس جہاں میں کہاں سفینہ
آپؐ جیسا خطیبِ اکبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاصیوں کے ملجا ماوا آپؐ ہیں
مغفرت کا اک وسیلہ آپؐ ہیں

آسرا جن کو کسی کا بھی نہیں
ایسے لوگوں کا سہارا آپؐ ہیں

آپؐ کی رحمت سے ہیں دریا رواں
موجۂ غم میں کنارا آپؐ ہیں

صدقے واری مجھ پہ خورشیدِ جہاں
میری قسمت کا ستارا آپؐ ہیں

اس جہانِ بدگماں میں تو یقیں
با خدا سارے کا سارا آپؐ ہیں

میں سفینہ ہوں کوئی بھٹکا ہوا
زورِ طوفاں میں کنارا آپؐ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپؐ کی جب بھی نعت ہوتی ہے
دشمنِ دیں کو مات ہوتی ہے

جھومتی ہے فضا درودوں سے
وجد میں کائنات ہوتی ہے

ضوفشاں سیکڑوں دنوں سے بھی
شہرِ طیبہ کی رات ہوتی ہے

لب و لہجے سے پھول جھڑتے ہیں
آپؐ کی جب بھی بات ہوتی ہے

میں جہاں جاؤں آپؐ کی رحمت
رات دن میرے ساتھ ہوتی ہے

آپؐ کے ذکر سے سفینہ جی
آدمی کی نجات ہوتی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نور کا ایسا منبع ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
دن سے بہتر دیکھی رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

اُنؐ کا لہجہ میٹھا سارے لہجوں سے
سب باتوں سے میٹھی بات محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

حوریں میرا ماتھا چومنے لگتی ہیں
جب بھی لکھنے بیٹھوں نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

اُنؐ کی رحمت ہر پل میرے ساتھ رہے
ہے ممنون مری بھی ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

کیوں نہ چوموں انؐ کا نام سفینہ میں
ہے محبوبِ خدا کو ذات محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

سلام

جس وقت مجھ کو ماہِ محرم دکھائی دے
نوحہ سا اِک فضاؤں کے اندر سنائی دے

یہ غم جو میرے دل میں ہے سبطِؑ رَسُولؐ کا
مُجھ کو ہر ایک رنج و مُہن سے رہائی دے

کرتی ہوں جب میں خود کو سپردِ غمِ حُسینؑ
خوشیوں کا اِک ہجوم ہمیشہ سُجھائی دے

مُدت ہوئی ہے آج بھی قتلِ حُسینؑ پر
یہ آسماں ، زمین ، برابر دہائی دے

روتا ہے جو بھی آلِ پیمبرؐ کے درد میں
اُس کو خدا یہاں بھی، وہاں بھی، بڑائی دے

آلِ نبیؐ کے نقشِ قدم کے سوا کہیں
بخشش کا راستہ نہ سفینہ دکھائی دے

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ